

فرمایا ربِ ذوالجلال نے کہ

۴۔ ﴿أَن لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ﴾ (یس: ۶۰/۳۶)

”شیطان کی عبادت (دین، نظام کو تسلیم) نہ کرو۔“

اور فرمایا کہ

۵۔ ﴿لَهُ جَعْنَكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعُهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الجاثیہ: ۱۸/۴۵)

(الجاثیہ: ۱۸/۴۵)

”ہم نے آپ ﷺ کو دین کی شریعت (قوانين و ضوابط) کے راستے پر ڈال دیا ہے اس کی اتباع کریں (پیروی، راستے پر چلیں) ”ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں (راستے پر نہ چلیں) جن کو کوئی علم ہی نہیں ہے۔“ پھر فرمایا کہ تم کو حکم دیا جاتا ہے۔

۶۔ ﴿إِنَّمَا أُنْذِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رِّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أُولَيَاءَ قَبْلِلَا مَا تَنَزَّلَ كُرُونَ﴾ (الاعراف: ۳۸/۷)

(الاعراف: ۳۸/۷)

”پیروی کرو، اتباع کرو، عمل کرو (اپنی زندگی میں) اس پر جو آپ کے رب العزت (حاکمِ اعلیٰ) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے (یعنی قرآن مجید، دین اسلام) اور نہ اتباع کرو (احکامات کو نہ مانو) اللہ رب العزت کے علاوہ کسی دوسرے سربراہ سرپرست (ولی، حکمران) کی۔ لیکن تم میں سے کم ہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔“

درج بالا آیات میں اللہ سبحانہ تعالیٰ صاف حکم فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت، اتباع، اور حکم کی پیروی نہیں کرنی ہے۔

آج انسان خلافت و عبادت کے مفہوم و مقصد کو ہی بھول گیا ہے۔ ہم نے سمجھ رکھا ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہی عبادات ہیں۔ ہم نے پانچ وقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو سجدہ کر لیا ہے۔ لہذا ہم اللہ رب العزت کی عبادت سے عہدہ برا ہو گئے ہیں۔ تو پھر یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کبھی کسی نے کسی کو شیطان (ابليس) کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یعنی ابليس کو کسی نے سجدہ کیا ہے؟ بالکل نہیں۔ آج تک کسی انسان نے ابليس کو سجدہ نہیں کیا اور نہ کسی کو سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ تو پھر درج بالا آیات میں اللہ رب العزت کیوں فرماتے ہیں کہ شیطان کی عبادت (دین، حکمرانی قبول) نہ کرو۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ کسی کی پیروی راتباع نہ کرو۔ یعنی کسی اور کے احکامات و تغیبات کی پیروی راتباع نہ کرو (اپنی زندگی نہ گزارو)۔ اسی طرح اللہ بزرگ و برتر فرماتے ہیں کہ

۷۔ ﴿أَنِ اعْبُدُو اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الظَّاغُوتُ﴾ (النحل: ۱۶) (۳۶/۱۶)

”یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرو (حاکمیت، حکمرانی تسلیم کرو) اور طاغوت سے اجتناب کرو (عبادت سے اجتناب کرو، حکمرانی تسلیم نہ کرو)۔“

دوسرے الفاظ میں اللہ رب العزت کے دین ر نظام ر کتاب ر خلافت کو قائم کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارو اور جتنے نظام باطل ر جاہلیت کے طاغوت (حکمران) ہیں ان کی عبادت اور پیروی سے اجتناب کرو۔ (احکامات نہ مانو) اسی طرح جتنے انبیاء و رسول دنیا میں تشریف لائے ان سب نے اپنی اپنی قوم کو ایک ہی پیغام دیا۔ فرمایا رب ذوالجلال نے!

۸۔ ﴿يَقُولُهُ اعْبُدُو اللَّهَ مَا كُنْمِ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ﴾ (الاعراف: ۸۵/۷) (۵۹، ۶۵، ۷۳، ۸۵/۷)

”اے میری قوم! اللہ رب العزت کی عبادت کرو ان کے سواتھ مہارا کوئی الله (رب، معبد، حاکم) نہیں۔“ دوسرے الفاظ میں اپنی اپنی قوم کو فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر کی عبادت کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا خالص نظام زندگی قائم کر کے کیونکہ اس ذات باری تعالیٰ کے بغیر کوئی حاکم ر حکومت کرنے کے لائق نہیں ہے۔

اسی طرح فرعون نے اپنی قوم کو کہا کہ موئی علیہ السلام ہمارے دین (نظام) کو بدلا چاہتا ہے۔ اپنا نظام (دین) قائم کر کے تمہاری حکومت ختم کرنا چاہتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو رب ذوالجلال کا پیغام اس طرح پہنچایا۔

۹۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هَذَا صَرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾

(الزخرف: ۴۳، ۶۴، آل عمران: ۵۱، میریم: ۱۹، ۳۶/۱۹)

”اللہ سبحانہ و تعالیٰ میرے اور تمہارے رب (حاکم مطلق) ہیں۔ صرف انہی کی عبادت کرو (دین ر حاکمیت قائم کرو) یہی سیدھا راستہ ہے۔“

یعنی اللہ رب العالمین کو اپنا خالق، مالک اور حاکم تسلیم کرو اور اللہ بزرگ و برتر کے حکم کو مانو۔ ان کے دین، (قانون ر نظام کو) کو نافذ کرو۔ یہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بندگی و عبادت ہے۔ یہی صراط مستقیم ہے۔ دوسرے الفاظ میں قیام خلافت ر اقامت دین ہی عبادت ہے، اور یہی توحید کا تقاضا ہے۔ اور یہی لا الہ الا اللہ کا مطلب و مقصد ہے۔

دوسری جگہ فرمایا رب ذوالجلال نے کہ!

۱۰۔ ﴿فَاعْبُدُ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّيْنَ ۖ أَلَا إِلَهٌ إِلَّهُ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۗ﴾ (الزمر: ۳۹، ۲۰)

”اے انسان! اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرو خالصتاً اس کے دین (نظام) کو قائم کرتے ہوئے۔“..... ”خبردار خالص دین (نظام) کا قیام اللہ بزرگ و برتر کا حق ہے۔“

درج بالا آیات میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ تمہاری زندگیوں میں صرف اور صرف رب کائنات کا قانون ر

نظام نافذ ہونا چاہیے۔ کیونکہ اس کے (قانون نظام) دین میں کسی قسم کی ملاوت اللہ بزرگ و برتر کو برداشت نہیں ہے۔ یہی انسان کی عبادت و بندگی ہے۔ اور اسی کو توحید کہتے ہیں۔ بالفاظ دیگر خلافت کا قیام رحکمیتِ الہی کا قیام ہی عبادت و بندگی اور توحید باری تعالیٰ ہے۔ اس کے عکس غیر اللہ غیر اسلام کا قانون یا نظام کا نفاذ ہی اللہ بزرگ و برتر سے بغاوت اور شرک ہے۔ اسی طرح اللہ رب ذوالجلال کا دین اور قانون نظام حق ہے اور غیر اللہ کا، غیر اسلام کا قانون ردنی ”نظام باطل“ کہلاتا ہے۔

یہی تمام انبیاء و رسول کا مشن اور مقصید بعثت رہا ہے۔ اسی لیے محبوب الہی محمد رسول اللہ ﷺ نے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا نعرہ لگا کر نظام باطل رجائبیت کو بدل کر نظام خلافت کو قائم کیا۔
فرمایا اللہ رب العزت نے!

۱۱۔ ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (۶)

(سورہ الصف: ۹)

”اللہ رب العزت ہی وہ ذات اقدس ہیں جنہوں نے اپنے رسول محمد ﷺ کو بھیجا ہدائیت و راہنمائی (قرآن مجید) دے کر اور دین حق (دین اسلام) دے کرتا کہ تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیں۔ خواہ وہ مشرکین کو جتنا بھی ناگوار ہو (برداشت نہ ہو)۔“

اسی کا عظیم کرنے کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ اسی کے متعلق اللہ رب العزت نے فرشتوں سے فرمایا کہ ﴿إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾

”میں جانتا ہوں (کہ میں اس حضرت انسان کو کیوں پیدا کر رہا ہوں اور اپنا خلیفہ بنارہا ہوں) تم نہیں جانتے۔“

خوش بخت و اعلیٰ وارفع مقام (آدمیت) کے حامل ہیں وہ انسان جنہوں نے اس کا عظیم کرنے کا عہد کیا۔ (یعنی ایمان لائے) اور کوشش و محنت کی (اعمال صالح کیے) اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ یہی انسانیت کی معراج ہے۔ جس کی مستحق کوئی اور مخلوق نہیں ہو سکی۔ اسی وجہ سے ہر نماز کی ہر رکعت میں ہم سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ جس کے بغیر نماز کو شرف قبولیت نہیں بخشتا جاتا۔ کیوں کہ اللہ رب العزت نے ہمیں فرمایا ہے کہ اس میں پار بار یہ دعا کرو کہ

۱۱۔ ﴿إِنَّا نَعْبُدُ وَإِنَّا نَسْتَعِينُ﴾ (الفاتحہ: ۱۱)

”کے اے اللہ رب العزت ہم صرف آپ ہی کی عبادت (حاکمیت، دین قائم) کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لیے آپ ہی کی ہمیں مدد و نصرت درکار ہے۔“
کیوں؟

اس لیے کہ اس عبادت / قیامِ خلافت کے کارِ عظیم کے لیے ہم بہت کمزور و نجیف ہیں۔ تیری خاص مدد و نصرت اور حفاظت کے بغیر اس منزل مراد کو نہیں پاسکتے۔ اس عبادت کو کرنے کی کوشش و محنت ہی سے (اعمال صاحب سے) آخرت کی ابدی زندگی کا ارفع و اعلیٰ مقام ”جنت“ مل سکتی ہے۔ ورنہ عبث نظر آتی ہے۔

اس اقامتِ دین / اقامتِ قرآن را اور قیامِ خلافت کی عبادت کو مزید وضاحت کے ساتھ معلوم کرنے کے لیے ہم رجوع کرتے ہیں سورہ البینۃ: ۹۸ کے معانی اور تشریع کی طرف جس کا نام ہی بینہ ہے یعنی (مقصدِ تخلیق انسانیت کی) وضاحت ہے۔ روشن اور واضح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللّٰهُ سَجَّانٌ وَتَعَالٰٰ فَرِمَّا تٰبٰیْنَ :

۱۲۔ ﴿لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَعِدِينَ حَتَّىٰ تَأْتِيهِمُ الْبَيِّنَةُ ۖ لَا رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِهِنَّ يَتَلَوَّهُ صَحِّحًا مُّطَهَّرًا ۖ فِيهَا كِتْبٌ قِيمَةٌ ۖ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۖ وَمَا أُمْرُوا إِلَّا يَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الَّذِينَ هُنَّ حُنَّاكٌ وَيُقْبِلُونَ إِلَيْهِ الْأَذْوَافَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيمَةِ ۖ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَلِدِينَ فِيهَا ۖ أُولَئِكَ هُمُ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۖ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصِّلَاحَتِ أُولَئِكَ هُمُ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۖ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتُ عَدُوِّنِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۖ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّكُهُ﴾ (سورۃ البینۃ)

”جن لوگوں نے انکار کیا ماننے سے ایمان لانے سے خواہ اہل کتاب تھے یا مشرکین وہ بازاںے والے نہ تھے۔ یہاں تک کہ واضح روشن احکامات آیاتِ الہی نہ آ جاتے۔ اللہ بزرگ و برتر کے رسول ﷺ آ گئے۔ پاک صحیفے پڑھتے (تلاؤت کرتے) ہوئے۔ جن میں یہ (درج تھا) حکم دیا گیا تھا کہ اس کتاب کو قائم کریں۔ اس کتاب کے آجائے کے بعد واضح کتاب کے احکامات آجائے کے بعد ان لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ (یعنی کتاب کو قائم کرنے کے واضح احکامات آجائے کے بعد ان لوگوں نے آپس میں اختلافات قائم کر لیے یعنی فرقہ فرقہ ہو گئے۔) جب کہ ان کو اس کے علاوہ کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ اللہ رب العزت کی عبادت کریں یکسوئی کے ساتھ خالص دین (نظامِ اسلام) کو قائم کرتے ہوئے اور پھر اقامتِ الصلوٰۃ کریں (یعنی نماز کا نظام قائم کریں)۔ اور زکوٰۃ کا نظام قائم کریں یہی دین (نظامِ اسلام) کا قیام اقامتِ دین ہے۔ جن لوگوں نے اس (اقامتِ دین) سے انکار کیا خواہ وہ اہل کتاب ہیں یا مشرکین وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہی بدترین مخلوق ہیں جو لوگ ایمان لائے (اقامتِ دین کا عہد کیا) اور اعمال صاحب کیے (یعنی اقامتِ دین کے لیے محنت و کوشش کی) وہی بہترین مخلوق

ہیں۔ جزا ہے ان لوگوں کے لیے اپنے رب العزت کے پاس جنت کی شکل میں جن کے نیچے نہریں بھتی ہوں گی۔ اور وہ اس لامتناہی زندگی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔ اللہ بزرگ و برتر ان پر راضی ہو گئے۔ اور وہ اپنے رب العزت پر راضی ہو گئے۔ یہ اعظم ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنے رب (حاکم اعلیٰ) سے ڈر گئے۔ (یعنی اللہ رب العزت کے عذاب سے ڈر کر زندگی گزار کر گئے)۔“ پھر مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ فرماویں..... سورہ لہیث: ۹۵ کے معانی اور تشریع۔

۱۳۔ ﴿ وَالثَّيْنِ وَالرَّبِيعُونَ ۚ وَطُورِ سِينِينَ ۚ وَهَذَا الْبَلَدُ الْأَمِينُ ۚ لَقَدْ خَلَقْنَا إِلَّا إِنْسَانَ فِي أَحْسَنٍ تَقْوِيمٍ ۖ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَفِيلِينَ ۖ إِلَّا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصِّلَاةَ فَأَنَّهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۖ فَمَا يُنَكِّدُ بَكَ بَعْدُ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ الْحَكْمَيْنَ ۚ ۷۶﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم.....” اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بلکہ اس میں اللہ رب العزت چار قسمیں اکٹھی اٹھار ہے ہیں۔ یعنی بہت ہی اہم بات ہے۔ جو فرمائی جا رہی ہے۔ وہ ہے؛ انسان کا مقصد تخلیق؛۔ ذرا اس کو بہت دھیان روجہ سے دیکھنا ہے۔ قسم ہے انجری کی اور زیتوں کی۔ اور طور سین کی۔ اور اس امن والے شہر کی۔ یقیناً ہم نے پیدا کیا انسان کو حسن عمل (قیام خلافتِ عبادت) کے قیام کے لیے۔ پھر جس نے رد کر دیا یعنی ماننے سے انکار کر دیا وہ اسفل سافلین (بدترین مخلوق ٹھہرے) ہیں۔

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے (قیام خلافتِ اقامتِ دین کا عہد کیا) اور اعمال صالح کیے (پھر عملاً کوشش و منت کی عبادت کو کرنے کی) ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا (اجر غیر ممنون)۔ اب جب کہ یہ دین (نظام اقامت کے لیے) آگیا ہے۔ اس دین کے آجائے کے بعد کوئی چیز تھیں جھٹلانے رانکار کرنے پر آمادہ کیے ہوئے ہے۔ کیا وہ اللہ بزرگ و برتر رارفع و اعلیٰ ہستی سب حاکموں سے بڑے حاکم نہیں ہیں۔ (جبکہ ان کی حکومت پوری کائنات پر نہیں چل رہی ہے)۔

ان سورتوں میں واضح طور پر فرمادیا گیا ہے۔ کہ انسان کے ذمہ لگائی گئی عبادت ہی (اقامتِ دین / اقامتِ قرآن / قیام خلافت) وہ حسن عمل ہے۔ جس کا اجر لامتناہی ہوگا۔ وہ لوگ رانسان جو اس حسن عمل کو عبادت سمجھ کر ادا کرنے کی سعی کو کوشش کریں گے۔ وہ ہی محسین ہوں گے۔ اللہ بزرگ و برتر ایسے محسین انسانوں کو بہت ہی محبوب رکھتے ہیں۔ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔

اس کا عظیم کو مزید وضاحت سے سورہ الکافرون: ۱۰۹ میں بیان کیا گیا ہے کہ

۱۴۔ ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفَّارُ ۚ لَا أَعْبُدُ مَا يَعْبُدُونَ ۚ وَلَا أَنْتُمْ عَبِيدُونَ مَا أَعْبُدُ ۚ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ۚ وَلَا أَنْتُمْ عَبِيدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۗ ۷۷﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم..... فرمایا اللہ رب ذوالجلال نے! آپ (محمد ﷺ) اعلان فرمایا دیجیے۔ کہ اے منکرین دین حق (

قرآن مجید) ! میں نہیں عابد جس کے تم عابد ہو (یعنی جس دین میں تم رہتے ہو، میں نہیں رہتا)۔ ۱۲ اور نہ تم عابد ہو جس کا میں عابد ہوں (یعنی جس دین میں میں رہتا ہوں تم نہیں رہتے)۔ ۱۳ اور نہیں میں عابد جس کے تم عابد ہو (یعنی جس دین میں تم رہتے ہو میں رہنے والا نہیں ہوں)۔ ۱۴ اور نہیں تم عابد جس کا میں عابد ہوں (یعنی جس دین میں میں رہتا ہوں تم رہنے والے نہیں ہو)۔ لہذا تمہارے لیے تمہارا دین (نظام) اور میرے لیے میرا دین (نظام) اسلام ہے۔ (کیونکہ تمہارا دین (نظام)، راستہ، راہ اور ہے۔ اور میرا دین (نظام زندگی)، راستہ، راہ اور ہے)

فرمایا رب ذوالجلال نے !

۱۵۔ ﴿ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِأَلْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبُ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا لَفَخُورًا ﴾^(۳۶) (النساء: ۴)

”اللہ رب العزت کی عبادت کرو (یعنی حاکمیت الہی، دین (نظام اسلام) کو قائم کر کے اپنی زندگی گزار) واور اس ذات باری تعالیٰ کا کسی کوششیک نہ بناؤ (یعنی کسی اور کا دین رقانوں رحاکمیت اپنی زندگی میں نہ قائم کرو)۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو، قربت داروں، یتیموں، مسکینوں، پڑوی، رشتہ داروں، اجنبی ہمسایہ سے، پہلو کے ساتھ اور مسافر سے اور ان لوئڈی غلاموں سے بھی جو تمہارے قبضہ میں ہوں، احسان کا معاملہ کرو۔ اللہ رب العزت کو ایسا شخص قطعاً پسند نہیں۔ جو مغزور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔ (یعنی ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کے دین، نظام، قانون، احکامات کو نہیں مانتا اور عبادت کا حق ادا نہیں کرتا وہ رب العزت کو پسند نہیں ہے۔“

فرمایا رب العزت نے کہ !

۱۶۔ ﴿ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تُوَلُّوْا فَقُولُوا شَهَدُوا إِنَّا مُسْلِمُونَ ﴾^(۴)

(آل عمران: ۶۴/۳)

”کہ اے محمد ﷺ آپ دعوت عام دیجیے، کہ اے اہل کتاب ! آؤ ایک ایسے کلمہ (لا الہ الا اللہ) کی طرف جو تمہارے درمیان مشترک (یکساں متفق علیہ) ہے۔ (یعنی تمہارے انبیاء نے بتایا اور کتب میں دیا ہوا ہے) وہ یہ کہ ہم اللہ رب العزت کے بغیر کسی کی عبادت نہ کریں (اللہ کے نظام، دین، رکتاب، قانون کے بغیر زندگی نہ گزاریں) اور اس کے ساتھ کسی کوششیک نہ ٹھہرا نیں (اللہ کے نظام، دین، رکتاب، قانون کے علاوہ کسی کا نظام، دین قائم نہ کریں)۔ اور اللہ رب العزت کے علاوہ کسی کو اپنا رب نہ بنایں

(اپنے میں سے کسی کو حاکم اور حکومت کرنے والا نہ تسلیم کریں)۔ اگر وہ اس دعوت کو قبول کرنے سے منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلم ہیں (یعنی ہم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے راللہ کی اطاعت کرنے والے راس کے نظام میں زندگی گزارنے والے ہیں۔ اور اس کے علاوہ کسی دین/نظام/قانون کو ہم نہیں تسلیم کرتے ہیں)۔“

۱۷۔ ﴿كُنْ يَسْتَنِيْفَ الْمَسِيْحَ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا إِلَّا وَلَا الْمَلِيْكَةُ الْمُقْرَبُونَ ۚ وَ مَنْ يَسْتَنِيْفَ عَنْ عِبَادَتِهِ
وَ يَسْتَكْبِرُ فَسَيَّحُشُرُهُمْ لِلَّيْهِ جَهِيْغًا﴾ ﴿فَآمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصِّلَاحَتِ فَيُوَفَّىٰهُمْ أُجُورُهُمْ وَ يَزِيدُهُمْ
مِّنْ فَضْلِهِ ۖ وَ آمَّا الَّذِينَ اسْتَنِيْفُوا وَ اسْتَكْبَرُوا فَيُعَذَّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيْبًا ۖ وَ لَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ
وَلِيْبًا ۖ وَ لَا نَصِيرًا﴾ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِيْنًا﴾ ﴿فَآمَّا الَّذِينَ
آمَنُوا بِاللَّهِ وَ اعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُّدُ خَلْهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ فَضْلٍ ۗ وَ يَهْدِيْهُمْ لِلَّهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْبًا﴾

(سورہ النساء: ۱۷۲، ۱۷۳ تا ۱۷۵)

”مسیح نے کبھی بھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ رب العزت کے عبد بن جائیں (ان کی عبادت کریں) اور نہ ہی مقرب ترین فرشتوں نے عار سمجھا۔ اگر کوئی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کو اپنے لیے عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب اللہ احکام الحاکمین سب کو گھیر کر اپنے سامنے حاضر کریں گے۔ تو پھر جن لوگوں نے آمنو (ایمان لا کر عہد عبادت کیا ہوگا) اور اعمال صالح کیے ہوں گے (محنت و کوشش کی ہوگی)۔ وہ اپنے اجر پورے پورے پائیں گے اور اللہ رب بزرگ و برتر اپنے فضل سے ان کو مزید اجر عطا فرمائیں گے۔ اور جن لوگوں نے عبادت کرنے کو عار سمجھا اور تکبر کیا ان کو اللہ رب العزت دردناک عذاب دیں گے۔ اور اللہ رب العزت کے سوا جن کو اپنا سرپرست (ولی) بنایا ہوگا (جن کی عبادت کی ہوگی) ان کو وہاں نہ پائیں گے۔ اور نہ وہ مددگار ہوں گے۔ ”اے بنی نویں انسان تمہارے رب العالمین کی طرف سے تمہارے پاس دلیل روشن آگئی ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف ایسی روشنی بھیج دی ہے جو صاف راستہ دکھانے والی ہے۔ اب جو لوگ اللہ رب العزت پر ایمان لا نہیں (عبادت کا جو عہد کریں گے) اور اللہ رب العزت کی پیناہ ڈھونڈیں گے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کو اپنی رحمت و فضل و کرم (دین رحمت) کے دامن میں لے لیں گے اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ دکھادیں گے۔“

۱۸۔ ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۖ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَّدُ خُلْقَنَّ جَهَنَّمَ
دَخِيْرِيْنَ﴾ (سورہ المؤمن: ۶۰)

”اے محمد ﷺ! آپ کے اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو (عبادت کے لیے) میں تمہاری

پکار (دعا نہیں، انتہا نہیں) ضرور قبول کروں گا۔ ”جن لوگوں نے میری (یعنی اللہ رب العزت کی) عبادت (حاکمیت، قیام دین و خلافت) کرنے سے تکبر کیا (انکار کیا) وہ جہنم کی آگ میں پھینک دیئے جائیں گے۔“

پھر فرمایا اللہ رب العزت نے کہ:

۱۹۔ ﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَمَنْ لَفَرَ عَلَيْهِ كُفْرُهُ وَلَا يَزِيدُ الْكُفَّارُ إِنَّكُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتَأً وَلَا يَزِيدُ الْكُفَّارُ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا﴾ (سورۃ الفاطر: ۳۹)

”وہ اللہ رب العزت ہی تو ہیں جنہوں نے آپ لوگوں کو زمین میں خلیفہ (حاکم نہیں) بنایا ہے۔ جس نے خلافت (کے قیام) کا انکار کیا وہ اس کی سزا بھگتے گا۔ کفر (خلافت کا انکار) کرنے والوں کا کفر اللہ رب العزت کے غضب (نار ارضی) کے سوا کچھ نہیں بڑھاتا۔ کافروں کا کفر ان کے خسارے کو ہی بڑھاتا ہے۔“

۲۰۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَقُوا دِينَهُمْ وَ كَانُوا شَيْعَالِسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ تُمَّ يُنَذَّهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ منْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَ مَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ قُلْ إِنَّمَا هَذِهِنِيَّتِي إِلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ دِيَنًا قِيمًا مِلَّةً إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ قُلْ إِنَّ صَلَاتِنَّ وَ نُسُكِنَّ وَ مَحْيَايَنَّ وَ مَمَاتِنَّ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمْرُتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ قُلْ أَعْيُرَ اللَّهُ أَبْغِي رَبِّيَّا وَ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَا تَنْسِبْ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَ لَا تَنْزِرْ وَإِذْرَأْ وَزْرَ أُخْرَى تُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَذَّهُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ وَ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلِيفَ الْأَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضِهِمْ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوْكُمْ فِي مَا أَنْتُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَ إِنَّكَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (الانعام: ۶/ ۱۵۹ تا ۱۶۵)

”اے نبی ﷺ کہ جن لوگوں نے (دین یعنی نظام حیات کے قیام کے معاملے میں) دین کو ٹکڑے کر دیا اور (دین نظام کو نافذ کرنے کی بجائے) اختلافات میں پڑ کر گروہ در گروہ بن گئے۔ یقیناً ان لوگوں سے تمہارا کوئی تعلق رواست نہیں ہے۔ (جبکہ ان کو دین اسلام کو نافذ کرنے کا حکم تھا) لہذا ان کا معاملہ (یہ اختلافات پیدا کرنے والا معاملہ) تو اللہ بزرگ و برتر کے سپرد ہے۔ وہی ان کو بتائیں گے کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کس طرح اور کیوں خلاف ورزی کی تھی) جو اللہ بزرگ و برتر کے حضور (دین کے نفاذ کے معاملہ میں) جو حسنہ (کارکردگی بہترین) لے کر آئے گا۔ اس کے لیے اس کو دس گناہ اجردیا جائے گا۔ اور جو سیئہ (بدترین کارکردگی یعنی دین کے نظام کو روکنے کے لیے

کار کر دیگی) لے کر آئے گا۔ اس کا اس کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا۔ (جتنا اس نے دشمنی میں کام دکھایا ہوگا) اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔“

پھر فرمایا کہ آپ ﷺ اعلان فرمادیں! کہ

”مجھے میرے اللہ رب العزت (حاکم علی) نے صراطِ مستقیم (سیدھے راستے کی) کی طرف را ہنمائی فرما دی ہے کہ یکبھی کے ساتھ دینِ اسلام (نظامِ اسلام) کو قائم کر کے زندگی گزاروں ابراہیمؑ کے طریقہ کے مطابق، اور میں مشرکین میں شامل نہ ہو جاؤ۔ (یعنی دینِ اسلام کے علاوہ کسی اور نظامِ زندگی میں زندگی نہ گزاروں)۔“

”آپ اعلان فرمادیجیے کہ میری نمازیں، میری تمام مراسمِ عبودیت، میری زندگی اور میری موت اُن اللہ رب العزت (خالق، مالک، رازق اور حاکم کی حکومتِ دین کی اقامتِ عبادت کو کرنے) کے لیے وقف ہیں جو کہ تمام عالمیں کے حاکم ہیں۔ (جن کی حکومتِ دین قائم کرنے اور عبادت کرنے میں) اُن کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور ربِ ذوالجلال نے حکم دیا ہے کہ میں اس نظامِ اسلام (دین) میں شامل ہو کر اُن کے احکامات پر سرسلیم ختم کر دوں۔“

آپ ﷺ یہ اعلان فرمادیں کہ کیا میں اللہ رب العزت کے بغیر کسی اور رب (حاکم) کو تلاش کروں جب کہ وہ تمام اشیاء، خلوقات کے حاکم مطلق یعنی رب ہیں۔ جو بھی انسان اُن کے نظامِ دینِ اسلام کو نافذ کرنے کی سعی و کوشش رحمتِ رکام کار کر دیگی کرے گا ریا جتنا اس کو روکنے ریا جتنی دشمنی کرے گا، اس کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ کوئی دوسرا اس کا بوجھ نہیں اٹھائے گا یا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ پھر تم سب نے اللہ رب العزت کی طرف پلٹتا ہے۔ اس وقت وہ تمہارے دین کے نافذ کرنے کے متعلق تمام اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دیں گے۔ (کہ تم لوگ کس کس بنابر وجوہ سے دین کے قیام میں اختلاف کر رہے تھے)۔

پھر اللہ ربِ ذوالجلال وہ ہستی ہیں جنہوں نے تمام انسانوں کو اپنے خلاف بنا کر بھیجا ہے۔ اور تم سب کو ایک دوسرے کے اوپر درجات دیتے ہیں۔ (بعض کو بعض کے مقابلے میں زیادہ بلند درجے دیتے ہیں) تاکہ جو کچھ تم کو درجے کے مطابق امانت سپرد کی (اختیارات کی امانت) وہ اس میں آزمایا جائے۔ بے شک تمہارے (عبادت کی خلاف ورزی کی شکل میں) رب العزت سزادینے میں بہت تیز ہیں (اور اگر عبادت کا حق ادا کرو گے) تو پھر درگز کرنے اور حرم فرمانے والے بھی ہیں۔

”(الانعام: ۲، آخری آیات)

چند وضاحتیں! (سورۃ الانعام میں)

۱۔ یعنی تمام کائنات پر انہی رب العزت کا نظامِ دین چل رہا ہے۔ اور وہی تمام کائنات کا رب رحکم ہیں۔ اور پھر میں کسی اور رب کی تلاش کیوں کروں جبکہ انہوں نے اپنا نظامِ دین قائم کرنے کا ہی مجھے حکم دیا ہے۔

۲۔ ان آیات میں تین رے چار حقیقتیں بیان کی گئی ہیں۔

(۱)..... تمام انسانوں کو زمین میں خلیفہ کی حیثیت سے بھیجا گیا ہے نہ کہ حاکم / بادشاہ یا اپنا نظام / حکومت بنانے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ یعنی صرف اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کا قانون / نظام، دین اسلام قائم کر کے زندگی گزارنے کے لیے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔

(ب)..... ہر انسان کو اپنی مملوکات میں بہت سی چیزیں امانت کے طور پر دی گئی ہیں۔ ان پر تصرف کے اختیارات اللہ کے قانون کے مطابق استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(ج)..... تمام خلاق را انسانوں میں حفظ مراتب کا فرق بھی اللہ بزرگ و برتر نے رکھا ہے۔ کسی کی امانت کا دائرة وسیع ہے کسی کا محدود ہے۔ کسی کو زیادہ چیزوں پر تصرف کے اختیارات دیے ہیں اور کسی کو کم چیزوں پر کسی کو زیادہ قوت کا رکرداری دی ہے (صلاحیتیں، قابلیتیں)۔ اور کسی کو کم۔ اور بعض انسان ہی دوسرے انسانوں کی امانت میں ہیں۔

(ھ)..... یہ سب اختیارات / امانت وغیرہ سب کچھ دراصل امتحان اور انسان کی آزمائش کے لیے ہیں کہ اس نے یہ امانت / اختیارات کیا اللہ تعالیٰ کے احکامات / نظام / دین اسلام کے مطابق ادا کیے اور استعمال کیے۔ یا اپنے قانون / نظام بنا کر اللہ تعالیٰ کے دیئے اختیارات / امانت کو غلط استعمال کیا ہے۔

اگر اپنا قانون / نظام بنا کر یہ امانت و اختیارات استعمال کیے ہیں تو یہی شرک ظلم اور بغاوتِ الہی ہے۔ جس کا حساب لینے میں رہزادے ہیں میں۔ اللہ رب العزت بہت تیز ہیں۔

اگر یہ امانت / اختیارات اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے احکامات / نظام / دین اسلام کے مطابق استعمال کرنے کی انسان نے کوشش کی تو پھر اس کو شوش و محنت میں جو غلطیاں، کوتاہیاں کی ہو گئی تو پھر رب العزت اس کو درگز فرمائیں گے اور انسان پر رحم بھی فرماویں گے۔

یہی انسان کے ذمہ و عبادت ہے جو اس نے اپنی دنیا کی زندگی میں ادا کرنی ہے۔ لہذا قیامِ خلافت ہی عبادت ہے۔

چند غور طلب نقاط:

- ۱۔ انسان کو صرف اللہ رب العزت کی عبادت کے لیے پیدا کیا گیا۔ (الذاریات، البقرة)
- ۲۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے زندگی اور موت بنائی تاکہ آزمائے کہ کون اس احسن عمل (عبادت) کو ادا کرتا ہے۔
- ۳۔ فرمانِ الہی ہے کہ شیطان کی عبادت نہ کرو۔
- ۴۔ لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جن کو علم نہیں ہے۔
- ۵۔ اطاعت / پیروی رفرمانبرداری کو صرف اس کی جو اللہ بزرگ و برتر کی طرف سے نازل کیا گیا (قرآن مجید)
- ۶۔ کسی دوسرے سر پرست روی رحمن کی اطاعت / پیروی رفرمانبرداری نہ کرو۔

- ۷۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرو اور طاغوت کی عبادت سے اجتناب کرو۔
- ۸۔ تمام انبیاء و رسول نے اپنی قوم کو یہی پیغام دیا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے علاوہ تمہارا کوئی الله نہیں (حاکم، معبود، رب نہیں)۔
- ۹۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی میرے اور تمہارے رب کریم ہیں صرف ان کی عبادت (حاکیت، دین، کتاب قائم) کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔
- ۱۰۔ اللہ رب العزت کی عبادت کرو اپنے دین کو خالص اس کے لیے کرتے ہوئے۔
- ۱۱۔ خبردار! خالص دین نظام صرف اللہ رب العزت کا حق ہے۔
- ۱۲۔ اس کتاب (قرآن) میں یہ حکم درج ہے کہ کتاب (قرآن مجید) کو قائم کرو۔ (بینہ)
- ۱۳۔ اس کے علاوہ تمہیں (انسان کو) کوئی اور حکم نہیں دیا گیا کہ اللہ رب العالمین کی عبادت کرو یکسوئی کے ساتھ اللہ کے لیے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے۔ (اپنے نظام کو اسلام کا خالص نظام بناتے ہوئے)۔
- ۱۴۔ جو لوگ دین کا انکار کرتے ہیں وہ بدترین مخلوق ہیں۔ (انسان نہیں ہیں)
- ۱۵۔ جو اس عبادت کو کرنے کے لیے ایمان لا سکیں گے اور اعمال صالح کریں گے (کوشش و محنت کریں گے) وہ بہترین مخلوق ہیں۔ (وہی انسان ہیں)
- ۱۶۔ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اس احسان عمل (عبادت، دین حق) کے قیام کے لیے (ائین)
- ۱۷۔ جو لوگ اس کا انکار کریں گے وہ اسفل الاسفلین ہیں۔
- ۱۸۔ جو اس عبادت (قیامِ دین و خلافت) کو پورا کرنے کی کوشش و محنت کریں گے۔ (ایمان و اعمال صالح کریں گے) ان کے لیے اجر غیر منون ہوگا۔
- ۱۹۔ جب کہ یہ دین (نظام اسلام) تمہارے پاس آچکا ہے اب اس کو کیوں جھٹکارہے ہو؟۔
- ۲۰۔ میں اس دین (نظام زندگی) میں رہ کر عبادت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں جس کی قم عبادت کر رہے ہو۔ (کافرون)
- ۲۱۔ اتمہارا دین (نظام زندگی) تمہارے لیے اور میرا دین (نظام اسلام) میرے لیے۔
- ۲۲۔ غیر مسلموں کو یہ دعوت ہے کہ آؤ اس مشترکہ کلمہ پر اکٹھے ہو جائیں کہ ہم اللہ رب العزت کے بغیر کسی کی عبادت نہ کریں گے۔ اور ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بغیر کسی کو اپنا رب نہ بنائیں گے۔
- ۲۳۔ جو اللہ بزرگ و برتر کے دین کو قائم کر کے اس کی پناہ ڈھونڈ لیں گے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور فضل میں لے لیں گے اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ دکھائیں گے۔ (النساء: ۲۷) (یعنی اللہ کی پناہ، حفاظت، رحمت اور فضل دین کو قائم کرنے سے ملے گا)۔

۲۴۔ جن لوگوں نے دین کی اقامت کے بارے میں اختلاف کیا! اے نبی ﷺ آپ کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔
(الانعام)

۲۵۔ جن لوگوں نے دین کو قائم کرنے کی کوشش کی ان کو دس گناہ اجر دیا جائے گا۔

۲۶۔ جن لوگوں نے قیامِ دین و خلافت کی مخالفت کی یا راستہ روکا ان کو ان کی سیمات کے مطابق سزادی جائے گی۔

۲۷۔ اے نبی ﷺ! آپ اعلان فرمادیں کہ مجھے میرے ربِ کریم نے سیدھے راستے (صراطِ مستقیم) کی راہنمائی دی ہے کہ میں یکسوئی کے ساتھ دین کو قائم کروں ابراہیم کے طریقے کے مطابق اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔

۲۸۔ آپ اعلان فرمادیں کہ میری نمازیں، تمام مراسمِ عبودیت، میری زندگی و موت اُن ربِ العزت کے لیے ہے (حاکیت کو قائم کرنے کے لیے ہیں) جن کا کوئی شریک نہیں (جن کے بغیر کوئی حاکم نہیں) انہی ربِ العزت کا حکم ہے کہ میں دینِ اسلام میں داخل ہو کر سرسلیم ختم کر دوں۔

۲۹۔ جو جتنی عبادت کرنے کی کوشش کرے گا (اعمالِ صالح کرے گا) وہ اس کا اجر پائے گا (وہ اس کا ذمہ دار ہوگا) اور جتنی مخالفت کرے گا وہ اس کا ذمہ دار ہوگا۔

۳۰۔ تمام انسان اللہ ربِ العزت نے خلافت بننا کر بھیج ہیں لیکن ان کے درجات الگ الگ ہیں۔

۳۱۔ جس کو جتنا کچھ دیا گیا (امانت و رزق اور وسائلِ زندگی) اس عنایت کے مطابق آزمایا جائے گا۔

۳۲۔ جس نے عبادت (اقامتِ دین / حاکمیتِ الہی / خلافت) کا حق ادا کرنے کی خلاف ورزی کی (تکبیر اور انکار کیا) اس کو سزادی جائے گی۔ (الانعام، والمؤمن: ۶۰)

۳۳۔ جس نے عبادت (اقامتِ دین / حاکمیتِ الہی / خلافت کو قائم کرنے) کے حق کو ادا کرنے کی کوشش و محنت کی (ایمان و اعمالِ صالح کیے) اس سے درگز اور رحم کیا جائے گا۔ (الانعام)

۳۴۔ جن لوگوں نے اللہ ربِ العزت کی عبادت کرنے کی بجائے تکبیر کیا وہ جہنم کی آگ میں پھینک دیئے جائیں گے۔

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾^④

یا اللہ ربِ العزت ہم صرف آپ ہی کی عبادت (حاکمیت، دین، خلافت قائم) کرنا چاہتے ہیں اور آپ ہی سے استعانت (مد، ہمت، توفیق اور طاقت) مانگتے ہیں۔

استعانت کیسے حاصل کرنی ہے۔ اس کے لیے دیکھیں: ہماری کتاب (الا علمین اور انسان)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

یہ سورۃ فاتحہ کی پانچویں آیت مبارکہ ہے جو کہ تین الفاظ پر مشتمل ہے یہ الفاظ اتنے جامع اور وسیع معنی رکھتے ہیں کہ ان کو الفاظ میں بیان کرنا انتہائی مشکل ہے۔ جس کا بظاہر مفہوم تو کچھ یوں بتا ہے کہ اے اللہ رب العزت ہمیں ہدایت (راہنمائی) فرمادیں صراطِ مستقیم کی۔ اب صراطِ مستقیم کیا ہے؟؟ اس کا معلوم کرنا بہت ضروری ہے۔ تو یہ بھی ہمیں اللہ رب العزت ہی قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

۱۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هُنَّا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ﴾ (الزخرف: ۶۴)

” بلا شک و شبہ اللہ رب العزت وہ ہیں جو میرے اور آپ کے رب العزت (حاکم) ہیں ان کی: عبادت: کرو یہی صراطِ مستقیم ہے۔“

۲۔ ﴿قُلْ إِنِّي هَدَانِي رَبِّي إِلَيْي صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ دِينًا قِيمًا مِلَّةً إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (آل عمران: ۱۶۱)

” آپ اعلان فرمادیں! کہ مجھے میرے اللہ رب العزت نے صراطِ مستقیم (عبادتِ الہی) کی ہدایت (راہنمائی) فرمائی ہے کہ میں یکسوئی سے اقامتِ دین کروں ابراہیم کے طریقہ کے مطابق، اور مشرکین میں شامل نہ ہوں۔“

۳۔ ﴿وَمَا أَمْرُوا إِلَّا يَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّيْنُ﴾ (سورہ البینہ: ۵)

” اللہ رب العزت کا اس کے علاوہ کوئی حکم نہیں کہ، اللہ رب العزت کی۔ عبادت۔ کرو یکسوئی سے خالص اللہ رب العزت کے دین کو زندگی میں اپناتے ہوئے۔“

۴۔ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّيْنُ ۖ أَلَا إِلَهُ الدِّيْنُ إِلَّا اللَّهُ الْغَالِصُ ۗ﴾

(سورہ الزمر: ۱-۳)

” اے نبی ﷺ! ہم نے یہ کتاب دینِ حق کے ساتھ آپ کے پاس بھیجی ہے۔ لہذا میری؛ عبادت؛ کرو خالص میرے دین کو اپناتے ہوئے۔ ۲۔ خبردار! (زندگی کا نظام) خالص دین اللہ رب العزت کا حق ہے۔“

یعنی اللہ رب العزت کی عبادت (اقامتِ دین) کرنا سیدھا راستہ ہے۔ عبادت کے متعلق ہم تفصیل سے **إِيَّاكَ نَعْبُدُ** **وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ** میں دیکھ چکے ہیں۔ اب ہم نے یہاں یہ دیکھنا ہے کہ اس ہمارے مقصد زندگی: عبادت: کو کس طرح اللہ

رب العزت کی راہنمائی میں ادا کرنا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں قرآن میں کیا ہدایت و راہنمائی کرتے ہیں۔ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

﴿اللَّهُ أَكْبَرُ﴾ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَبَّ يَرَى هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿١﴾ (سورہ البقرہ: ٢)

”الف، لام، میم۔ یہ کتاب ہے جس میں کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن یہ ہدایت (راہنمائی) دیتی ہے متین کو۔ (یعنی جو لوگ اللہ رب العزت کی نافرمانی سے بچتے ہوئے فرمانبرداری سے زندگی گزارتے ہیں)۔“

صراطِ مستقیم:

دنیا میں جتنے نظریات، ازم یا نظام جو کہ انسان کے خود ساختہ ہیں ان کے لیے کوئی اخلاقی اصول یا ضابطہ اخلاق نہیں ہے۔ جن کو انسانوں کے لیے عملی زندگی میں اپنانے کی ضرورت ہو۔ وہ صرف انسانی حقوق کے زبانی دعویٰ دار ہیں۔ فرانس پر بات ہی نہیں کرتے اور نہ انسانوں کے اخلاق و عادات کو سنوارتے ہیں بلکہ مادرو پر آزادی کا درس دیتے ہیں۔ ان کے پاس صرف انسانوں کو دھوکہ دینے کے لیے کوئی نہ کوئی شیطانی چال یا جال ہوا کرتا ہے۔ یا پھر صرف اور صرف مال و دولت اور لوٹ کھسوٹ کے روپیہ پیسے کے زور پر سارا نظام چلتا ہے۔ جس کو انسانوں / لوگوں کی خرید و فروخت کے ذریعہ چلا جاتا ہے جو کہ صرف ظاہری چمک دک، مال و دولت کی ریل پیل اور شان و شوکت کے مرہون منت ہیں۔ اس کے لیے وہ انسان جو کہ نظام باطل کا دعویٰ کرنے والے ہیں خواہ وہ زانی، جھوٹ، دغ باز، شرابی، سود کے لیے دین میں ڈوبے ہوئے، NRO کے پروردہ، قاتل، چور، مکار، ڈاکو، قوم و ملک کے لثیرے، قرض خور، ظالم جا گیردار، وڈیرے، ملک و قوم کوتباہ کرنے والے بیرونی دشمنوں کے ایجنت اور غیر ملکی بہروپیے ہی کیوں نہ ہوں بلکہ یہ خوبیاں اور ہنر ان کی اہلیت و قابلیت کی پہچان ہوتے ہیں۔ جیسے کہ پنجابی میں کہتے ہیں کہ ”چور اچکا چوہدری تے غنڈی رن پر دھان“، یعنی جتنا بڑا ”چور/ ڈاکو“ اتنا بڑا سیاست دان“ یہی لوگ اس باطل خود ساختہ نظاموں میں کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔

اس لیے جب انسان / لوگ دینِ اسلام کے اصولوں کے مطابق اپنے معاملات زندگی نہیں نیٹاتے تو اس کا نتیجہ انتشار و افتراق ہی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باطل پرست قوم کے راہنماء انسانوں / لوگوں کو تقسیم درتقیم کر کے رکھتے ہیں اور تمام انسان شیطان اہلیں کے جال میں پھنسنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اللہ رب العزت کی نصرت و حفاظت سے نکل جاتے ہیں۔ شیطان جن و انس ان پر مسلط ہوتے ہیں۔ انسانوں میں وحدت و تکھیت نہیں رہتی۔ ہر انسان اپنی مرضی یا شیاطین کے اصولوں پر چلتا ہے۔ شیاطین ان کی راہنمائی کرتے ہیں بلکہ القاء کرتے ہیں۔ وہ انسان را ہ مُسْتَقِيمَ کی بجائے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے اللہ رب العزت نے فرمایا کہ **لَا تَعْبُدُ الشَّيْطَنَ** کہ شیطان کی عبادت نہ کریں لیکن انسان کے اوپر شیطان مسلط ہوتا ہے وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ **وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ** یعنی طاغوت سے اجتناب کرو / پھر لیکن

انسان طاغوت کے چندے / جاں میں پھنتا چلا جاتا ہے۔

جب کہ نظامِ اسلام / دینِ اسلام کے دعویٰ کرنے والوں کے لیے اللہ رب العزت نے یہ شرائط لگائی ہیں کہ وہ ایمان اور اعمال صالح کے پابند ہو گئے اور دنیا میں زندگی رب العزت کے اصولوں اور ضوابط کے مطابق گزاریں گے۔ وہ اپنے من مرضی / خود ساختہ اصولوں اور قوانین کو نہیں اپنا سکتے۔ اسی لیے فرمایا کہ

”هم نے آپ کو یعنی تمام انسانوں کو خلاف بنا کر بھیجا ہے۔ اور تمام انسانوں کو ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے، یعنی درجہ بندی کی ہے۔ تاکہ تمہیں آزمائیں کہ کون اپنے اپنے دائرہ اختیار و سائل میں جو کہ ہم نے عطا کیے ہیں ہمارے اصولوں اور ضوابط کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔“ (سورۃ الانعام: ۶ کی آخری آیات)

تمام انسان خلیفہ بنا کر بھیجے گئے ہیں یعنی ہر آدمی / انسان اپنی اپنی جگہ پر جواب دے ہے۔ وہ اپنی زندگی من مرضی یا خود ساختہ نظام / قوانین / آئین بننا کر نہیں گزار سکتا ہے۔ وہ اس بات کا پابند ہے۔ کہ اللہ رب العزت کے دین / نظام زندگی / آئین / قوانین / کتاب کے مطابق زندگی گزارے اور ہر آدمی اپنے اپنے دائرہ اختیار میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے دینے ہوئے اختیارات / ذرائع وسائل و رزق اور انسانوں کا جواب دے ہے۔ کہ اس نے کس طرح اللہ رب العزت کے دینے ہوئے ضابطہ قانون کے مطابق برداشت، سلوک کیا اور معاملات زندگی پیٹائے۔

اس لیے اللہ رب العالمین نے فرمایا کہ اُذْخُلُوا فِي الْسَّلَمِ كَافَةً کہ اے انسانوں پورے کے پورے دینِ اسلام / اسلام کے نظامِ زندگی میں داخل ہو جاؤ یعنی نہیں ہو سکتا کہ تم دینِ اسلام کے کچھ قوانین کو تو تسلیم کرو اور اپنا اور کچھ کو چھوڑ دو۔ بلکہ ہر معاملہ زندگی کا فیصلہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرو اور اپنی زندگی گزارو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”تم میں سے ہر ایک آدمی اپنے گھر کا، بیوی اپنے گھر اور بچوں کی اور یہاں تک غلام / خادم اپنے دائرہ اختیار میں مسؤول ہے۔“

اسی لیے جو بھی انسان اسلام لانے کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ اسلام کے قوانین و ضوابط کو مانے، تسلیم کرنے، اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کا پابند ہے۔ وہ اپنی مرضی کے خود ساختہ قوانین / ضوابط / آئین کے مطابق زندگی نہیں گزار سکتا۔ اس لیے دینِ اسلام یہ تقاضا کرتا ہے کہ ایک مسلم جھوٹا نہیں سچا ہوتا ہے۔ چونہیں سعد ہوتا ہے۔ زانی نہیں بے داغ ہوتا ہے۔ لوگوں کے حقوق غصب کرنے والا نہیں بلکہ لوگوں کے حقوق دینے والا ہوتا ہے۔ بدامن اور قتل و غارت گری کرنے والا نہیں امن پسند اور امن دینے والا ہوتا ہے۔ فاشی و عریانی پھیلانے والا نہیں بلکہ متقی و پرہیزگار ہوتا ہے۔ ڈاکو اور لیثرا نہیں لوگوں کو تحفظ دینے اور جان و مال اور عزت و آبرو کا رکھوالا ہوتا ہے۔ ظلم کرنے والا نہیں بلکہ ظالم اور ظلم کو روکنے والا ہوتا ہے۔ خائن نہیں امانت دار ہوتا ہے۔ منکرات و سیئات سے بچنے والا اور معروف و اعمال صالح پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ ناپ توں صحیح اور پورا

کرنے والا اور لوگوں میں انصاف بانٹنے والا، بے سہارا لوگوں، تینیوں، مسکینیوں، راہ گیروں، مسافروں کو لوٹنے والا انہیں بلکہ جلا
دماوئی ہوتا ہے۔ عزیز واقارب، ہمسایوں کے حقوق غصب کرنے والا انہیں بلکہ ہمدرد اور حقوق کا تحفظ اور اپنے فرائض کو
سر انجام دینے والا ہوتا ہے۔ والدین کا گستاخ و نافرمان نہیں بلکہ احسان و بھلائی کرنے والا اور فدار و خدمت گزار ہوتا ہے۔
میاں اور بیوی کی شکل میں ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرنے والا انہیں بلکہ ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کو پورا کرنے والا
ہوتا ہے۔ اور پھر تمام لوگ مسلم ہونے کا دعویٰ کرنے والے انتشار و افتراق کا شکار نہیں ہوتے بلکہ تمام کے تمام متحدو یک جان
ہو کر دینِ اسلام کی رسی / اصولوں کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور اس پر کار بند ہو کر اپنے معاشرے میں عملًا دینِ اسلام
قائم / نافذ کرتے ہیں اور 'وَاعْصَمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا' کی عملی تصویر اور نقشہ پیش کرتے ہیں۔ یہی صراطِ مستقیم ہے۔ اسی راستے پر
چل کر دینِ اسلام / نظامِ اسلام کو قائم / نافذ کر کے اللہ احکم الحکمین کا حکم پورا کرتے ہیں یہی اللہ کی حکمیت کا قیام / قیام
خلافت اور عبادتِ الہی ہے۔ جو انسان پر دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے فرض اور ڈیوبٹی لگائی گئی ہے۔ جس کے لیے کل
قیامت کے روز انسان جواب دھے۔

۱۔ فرمایا ربِ ذوالجلال نے کہ

﴿وَلَيْكَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُشْتَقِّلُ عَلَيْكُمْ أَيُّهُ اللَّهُ وَفِيهِمْ رَسُولُهُ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى
صِرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقًّا تُقْتَلُهُ وَلَا تُمُوْتُنَ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٧﴾ وَاعْصِمُوا
بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفْرَقُوا وَإِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءَ فَأَلْفَ بَيْنَ قُوَّيْكُمْ
فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَاعَ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ
أَيْتَهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٨﴾ (آل عمران: ۱۰۳ - ۱۰۴)

”آخر تمہارے پاس کفر (قرآن مجید، دینِ اسلام کے انکار) کرنے کا جواز کیا ہے۔؟ جبکہ اللہ رب
العزت کے احکامات تمہیں سنائے جا رہے ہیں اور ان کے رسول ﷺ تمہارے پاس موجود ہیں“ اور جو
اللہ رب العزت کا دامن مضبوطی سے تھا میں گا وہ ضرور را راست (صراطِ مستقیم) پالے گا۔ اے ایمان
لانے والو، اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کوموت نہ آئے مگر اس حال
میں کتم مسلم ہو۔ اور سب مل کر (متحد ہو کر) اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقة میں نہ
پڑو۔ (فرقہ بندی نہ کرو) بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس احسان کو یاد کرو، جبکہ تم ایک دوسرے کے (جانی)
دشمن تھے تو اللہ رب العزت نے اپنی مہربانی سے تمہارے دلوں میں محبت پیدا فرما کر بھائی بھائی بنادیا،
حالانکہ تم (دشمنی میں) دوزخ کے کنارے پہنچ چکے تھے لیکن انہوں نے تمہیں اس میں گرنے سے بچا
لیا۔ اس طرح وہ تمہارے سامنے اپنے احکامات واضح فرماتے ہیں تاکہ تم را اور راست پاؤ۔“

۲۔ فرمایا رب ذوالجلال نے کہ

﴿وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِنْكُمْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعْثَنَا مِنْهُمُ الْئَتَى عَشَرَ نَقِيبًا وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ طَلَبٌ أَقْمِمُ الصَّلَاةَ وَأَتَيْتُمُ الرِّزْكَ وَأَمْنَمْتُ بِرُسُلِي وَعَزَّزْتُهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قُرْضًا حَسَنًا لَا كُفَّارَنَ عَنْكُمْ سَيِّلَاتُهُمْ وَلَا دُخْلَنَّمْ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١﴾ فِيمَا نَقْضُهُمْ مِنْيَا قَهْمَ لَعْنَهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قُسِيَّةً يُحَرِّفُونَ الْكِلَمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَسُوَا حَظًّا مِمَّا ذُكِرَوا بِهِ وَلَا تَرَأَلَ تَطْلِعُ عَلَى خَلِينَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿٢﴾ وَمِنَ الَّذِينَ قَاتَلُوا إِنَّا أَنْصَرَنَا مِنْيَا قَهْمَ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِرَوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبُغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَسَوْفَ يُنَزَّهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٣﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَبَ قُدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا لَنْتُمْ تَخْفُونَ مِنَ الْكِتَبِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ قُدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَبٌ مُبِينٌ ﴿٤﴾ يَأَيُّهُ اللَّهُ مِنَ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُّلَ السَّلَامِ وَيُحِبُّ جُهُمَّ مِنَ الظُّلْمِتِ إِلَى النُّورِ يَإِذْنِهِ وَيَهْدِيَهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥﴾ (المائدہ: ۱۶ - ۵۰)

”اللہ رب العزت نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ان میں بارہ نقیب مقرر کیے تھے۔ اور ان سے کہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نے نماز (صلوٰۃ) قائم رکھی اور زکوٰۃ دی اور میرے رسولوں کو مانا اور ان کی مدد کی اور اپنے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو قرض حسنہ دیتے رہے تو یقین رکھو کہ میں تمہاری برائیاں تم سے زائل کر دوں گا۔ اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہیں بہتی ہوں گی۔ مگر اس کے بعد جس نے تم میں سے کفر کیا (یعنی کتاب کو چھوڑ دیا) تو درحقیقت اس نے سواء اس بیل گم کر دی (وین اسلام چھوڑ دیا)..... اے اہل کتاب! ہمارا رسول تمہارے پاس آگیا ہے۔ جو کتابِ الہی کی بہت سی اُن باتوں کو تمہارے سامنے کھول رہا ہے جن پر تم پرده ڈالا کرتے تھے۔ اور بہت سی باتوں سے درگز رجھی کر جاتا ہے۔ تمہارے پاس اللہ بزرگ و برتر کی طرف سے روشنی آگئی ہے۔ اور ایک ایسی ہدایت کی کتاب جس کے ذریعہ سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اُن لوگوں کو جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کے طریقے / راستے بتاتے ہیں۔ اور اپنے اذن سے اُن کو اندھیروں سے نکال کر اجائے کی طرف لا تے ہیں۔ اور اور است (صراطِ مستقیم) کی طرف ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔“

۳۔ فرمایا رب ذوالجلال نے کہ

﴿وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضْلُلُكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٦﴾ (الانعام: ۱۱۶)

”اے محمد ﷺ! اگر آپ ان لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلو جو زمین میں لستے ہیں تو وہ تمہیں اللہ سبھانے کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔ وہ تو محض گمان پر چلتے اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔“
۴۔ فرمایا رب ذوالجلال نے کہ

﴿فَإِنْ يُرِدُ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَسْخُحْ صَدَرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۝ وَمَنْ يُرِدُ أَنْ يُضْلَلَ يَجْعَلْ صَدَرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَائِنًا يَصَدُّ فِي السَّيَاءِ ۝ كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَهُنَّا صَرَاطٌ رَّبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۝ قَدْ فَضَّلْنَا الْأُلْيَٰ لِقُومٍ يَّدِنُّ كَرْوَنَ ۝ لَهُمْ دَارُ السَّلَمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلَهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝﴾ (الانعام: ۱۲۵-۱۲۶)

”جسے اللہ سبھانہ و تعالیٰ ہدایت دینے کا ارادہ فرماتے ہیں اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتے ہیں۔ اور جسے گمراہی میں ڈالنے کا ارادہ کرتے ہیں اس کے سینے کو تنگ کر دیتے ہیں۔ اور ایسا بھیجتے ہیں کہ (اسلام کا تصور کرتے ہی) اسے یوں معلوم ہونے لگتا ہے کہ گویا اس کی روح آسمان کی طرف پرواز کر رہی ہے۔ اس طرح اللہ رب العزت (حق سے فرار اور نفرت کی) ناپاکی ان لوگوں پر مسلط کر دیتے ہیں جو ایمان نہیں لائے۔ حالانکہ یہ راستہ تمہارے رب العزت (حاکم اعلیٰ) کا سیدھا راستہ ہے۔ اور اس کے نشانات ان لوگوں کے لیے واضح کر دیے گئے ہیں جو نصیحت قبول کرتے ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے۔ اور وہ ان کے سر پرست ہیں اس صحیح طرز عمل کی وجہ سے جوانہوں نے اختیار کیا۔“

۵۔ فرمایا رب ذوالجلال نے کہ

﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتُلُّ مَا حَرَمَ رَبِّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا ۝ وَبِالْوَالَّدِينِ إِحْسَانًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوْا أُولَادَكُمْ مِّنْ إِمْلَاقٍ ۝ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِلَيْهِمْ ۝ وَلَا تَقْرِبُوْا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۝ وَلَا تَقْتُلُوْا النَّفَسَ الَّتِي حَرَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۝ ذِلِّكُمْ وَصَلَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرِبُوْا مَالَ الْيَتَيِّمِ إِلَّا بِإِلَيْتِي هِيَ أَحْسَنُ حَثَّيْ يَبْلُغُ أَشْدَدَهُ ۝ وَأُوفُوا الْكَيْلَ وَالْبَيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۝ لَا تُنْكِفُ نَفْسًا إِلَّا وَسَعَهَا ۝ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَاقْرُبِي ۝ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أُوفِّوْا ذِلِّكُمْ وَصَلَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَأَنَّ هُنَّا صَرَاطٌ مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۝ وَلَا تَنْتَبِعُوْا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذِلِّكُمْ وَصَلَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَنَقُّوْنَ ۝﴾

”اے محمد ﷺ! ان سے کہو کہ آؤ میں تمہارے رب العزت نے تم پر کیا (حرام کیا) پابندیاں عائد کی ہیں۔

۱۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ (اللہ کی حاکیت / خلافت قائم کرو، اپنے خود ساختہ قوانین نہ بناؤ)

۲۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

- ۳۔ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں ان کو بھی دیں گے۔
- ۴۔ بے شرمی، بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ، خواہ کھلی ہوں یا چھپی۔
- ۵۔ اور کسی جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ بزرگ و برتر نے حرام کیا ہے محرحت کے ساتھ۔ یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت تمہیں کی ہے، شاید کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔
- ۶۔ اور یہ کہ پیغمبر کے مال کے قریب نہ جاؤ، مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے۔
- ۷۔ ناپ توں میں پورا انصاف کرو، ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اتنا ہی بار (استطاعت) رکھتے ہیں جتنا اس کے امکان میں ہے۔
- ۸۔ جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو۔
- ۹۔ اللہ رب کریم کے عہد کو پورا کرو۔
- ان باتوں کی ہدایت اللہ بزرگ و برتر نے تمہیں کی ہے کہ شاید تم صحیح قبول کرو۔
- ۱۰۔ ان کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا صراطِ مستقیم ہے (عبادت، دین حق ہے)۔ لہذا تم اسی پر چلو اور دوسرا راستوں پر نہ چلو کہ وہ رب العزت کے راستے سے ہٹا کر تمہیں گمراہ کر دیں گے۔ یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب العالمین نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم کج روی سے بچو۔ (الانعام: ۱۵۱/۲: ۱۵۳)
- ۶۔ فرمایا اللہ رب ذوالجلال نے کہ

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوا شِيَعًا لَ سَتْ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَذِّهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴾^{۱۶۰} مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالَهَا وَ مَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴾^{۱۶۱} قُلْ إِنَّمَا هَذِهِنِي رَبِّي إِلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ دِيْنِنَا قِيَمَةٌ مِلْهَةٌ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴾^{۱۶۲} قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَ سُكُونِي وَ مَحِيَايَ وَ مَمَاتِي إِلَهٌ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ بِذِلِّكَ أُمْرُتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴾^{۱۶۳} قُلْ أَعْيُرَ اللَّهَ أَبْغِي رَبِّي وَ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَا تَكُسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَ لَا تَزِرُ وَازْرَةٌ وَ زَرُّ أُخْرَى ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ مُرْجِعُكُمْ فَيُنَذِّهُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴾^{۱۶۴} وَ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلِيفَ الْأَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا أَنْتُمْ لَهُ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابٍ وَ إِنَّهُ لَغَورٌ رَجِيمٌ ﴾^{۱۶۵} (الانعام: ۱۵۹/۶: ۱۶۰)

”جن لوگوں نے اپنے دین (نظامِ اسلام) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا (یعنی دین کی اقتامت کرنے میں اختلاف کیا) اور گروہ گروہ بن گئے (یعنی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے) یقیناً ان سے (اے محمد ﷺ!) آپ کا کچھ واسطہ نہیں ہے۔ ان کا معاملہ اللہ رب العزت کے سپرد ہے۔ وہی ان کو بتائیں گے کہ انہوں نے کیا

کچھ کیا ہے۔ لیکن جو اللہ کے حضور حسنہ (دین کے قیام کی کوشش) کے ساتھ حاضر ہوگا، اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔ اور جو سینات (دین کی مخالفت، دشمنی) لے کر حاضر ہوگا، اس کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا اس نے صور کیا ہوگا، اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اے محمد ﷺ! اعلان فرمادیجئے کہ میرے رب العزت نے بالیقین مجھے سیدھا راستہ (صراطِ مستقیم) دکھا دیا ہے۔ کہ میں دین (نظامِ اسلام کو) کو قائم کروں (خاص) کیسوئی کے ساتھ، اپنے دادا ابراہیم کے طریقہ کار کے مطابق، اور مشرکین میں شامل نہ ہوں۔ آپ فرمادیجئے کہ میری صلواۃ (نماز) میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا، اور میرا مناسب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے (یعنی میری تمام کا دشیں اللہ رب العزت کی حاکمیتِ الہی کو قائم کرنے کے لیے ہیں) جس کا کوئی شریک نہیں (یعنی اللہ رب العزت کے علاوہ کسی کا قانون / نظام زندگی میں نہیں چلا سکتا) اس کام کا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام میں داخل ہو جاؤں۔

کہو کیا میں اللہ رب العزت کے علاوہ کسی اور رب (حاکم) کی تلاش کروں اور وہ ہی ہر چیز (کائنات) کے رب العالمین ہیں (ان رب العالمین کے نظام / دین کو قائم نہ کروں جب کہ کائنات پر انہیں کا دین قائم اور چل رہا ہے)۔ ہر شخص جو کچھ کرتا ہے اس کا ذمہ دار وہ خود ہے (یعنی نظامِ الہی قائم کرنے یا مخالفت کرنے میں ہر شخص جتنی کوشش کرے گا اس کا وہ ذمہ دار ہوگا)۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرا کا بوجھ نہیں اٹھاتا (یعنی اللہ کے نظام کی مخالفت کرنے والا اپنا بوجھ اٹھائے گا اور قائم کرنے کی کوشش کرنے والا اپنا بوجھ اٹھائے گا) پھر آخر تم سب کو اپنے رب العالمین کے حضور پلٹنا ہے (رب کے حضور حاضر ہونا ہے) پھر اس وقت تمہارے آپس کے اختلافات کی حقیقت (دینِ الہی کے قیام کے بارے میں) تم پر کھول دیں گے۔ ”یہی رب العالمین ہی ہیں جنہوں نے تم (سب) کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ اور تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلے میں زیادہ بلند درجے دیئے تاکہ تم کو جو کچھ دیا ہے (دارہ اختیار کا رم) اس میں تمہاری آزمائش کی جائے۔ بے شک تمہارے رب العظیم سزا دینے میں بہت تیز ہیں (جنہوں نے دین / حاکمیتِ الہی کے قیام میں مخالفت کی) اور بہت درگزر کرنے، مغفرت کرنے والے اور بہت رحم کرنے والے ہیں (جنہوں نے دین رحاکمیتِ الہی کو قائم کرنے کی محنت و کوشش کی)۔“

۷۔ فرمایا رب ذوالجلال نے کہ

﴿الَّهُ أَعْهَدَ إِلَيْكُمْ لِيَبْرُّ أَدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ كَذَّابٌ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ وَ أَنِ اعْبُدُونِي هُنَّا هُنَّا

صراطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۶۱-۶۰﴾ (لیس : ۶۰-۶۱)

”اے بنی آدم کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور

میری عبادت کرنا یہ سیدھا راستہ (صراطِ مستقیم) ہے۔“

(یعنی شیطان کے احکامات کی فرمانبرداری / شیطان کے دیئے ہوئے قانون / نظام میں زندگی نہ گزارنا) کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور میری عبادت کرنا یعنی میرے دیئے ہوئے احکامات / قانون / نظام زندگی کی اطاعت / فرمانبرداری / میں زندگی گزارنا یہی سیدھا راستہ / صراطِ مستقیم ہے۔

۸۔ فرمایا ربِ ذوالجلال نے کہ

﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلْهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَأَسْتَقْبِيُّوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ لَا يُؤْتُونَ الرِّزْقَةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كُفَّارُونَ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٌ﴾ (حمد السجدة: ۶۴ - ۸)

”اے نبی ﷺ ان سے کہو۔ میں تو ایک بشر ہوں تم جیسا مگر مجھے وہی کے ذریعے بتایا جاتا ہے کہ تمہارے اللہ تو بس ایک ہی اللہ ہیں (معبدوں ہیں) لہذا تم سید ہے انہی کا رخ اختیار کرو اور انہی سے معافی (مغفرت) چاہو۔ اور تباہی ہے ان مشرکین کے لیے (جو حاکمیتِ الہی کی بجائے کوئی اور نظام زندگی چلا رہے ہیں) جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے مکر ہیں۔ رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالح کیے (قیامِ دین و خلافت کی کوشش و محنت کی) ان کے لیے اجر غیر ممنون ہے۔“

۹۔ فرمایا ربِ ذوالجلال نے کہ

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِيْ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٌ وَكَنَّ لِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا تَكْتُبُ وَلَا إِلَيْسَ أَنَّ وَلَكُنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا لِتَهْدِي بِهِ مَنْ شَاءَ مِنْ عَبْدَنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صَرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ صَرَاطُ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِلَّا إِلَيْهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ﴾ (الشوری: ۴۲ - ۵۳)

”کسی بشر کا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ بزرگ و برتر اس سے رو برو بات کریں۔ ان کی بات یا تو وحی (اشارے) کے طور پر ہوتی ہے۔ یا پردے کے پیچھے سے، یا وہ پھر پیغام بر (فرشتہ) بھجتے ہیں۔ اور وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم سے وحی کرتا ہے جو اللہ ربِ العزت چاہتے ہیں۔ وہ برتر اور حکیم ہیں اور اسی طرح (اے محمد ﷺ) ہم نے اپنے حکم سے ایک روح تمہاری طرف وحی کی ہے۔ تمہیں کچھ پتہ نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے۔ مگر اس روح کو ہم نے ایک روشنی بنادیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں۔ یقیناً تم عبادت (صراطِ مستقیم) کی طرف راہنمائی کر رہے ہو۔ اللہ ربِ العزت کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کے مالک ہیں۔ (یعنی تمام کائنات

پر اللہ رب العزت کا قانون چل رہا ہے) خبدار رہو سارے معاملات (کائنات کی سلطنت و حکومت کے) اللہ رب العزت ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔“
۱۰۔ فرمایا رب ذوالجلال نے کہ

﴿وَ لَوْ شَاءَ لَجَعَلْنَا مِنْهُ مَلِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُقُونَ ﴿٦٠﴾ وَ إِنَّهُ لَعَلِمُ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَ بِهَا وَ اتَّمِعُونَ هُذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَ لَا يَصِدَّنُكُمُ الشَّيْطَنُ هُنَّ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَ لَمَّا جَاءَهُ عِيسَى بِالْبُيْنَتِ قَالَ قَدْ جَعَلْنَاهُ بِالْحِكْمَةِ وَ لَا يُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ﴿٦٣﴾ فَأَتَكُوا اللَّهُ وَ أَطْبَعُونَ ﴿٦٤﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هُذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦٥﴾ فَانْتَكِفُ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَدَابٍ يَوْمَ الْيُومِ ﴿٦٦﴾﴾ (الزخرف: ۶۰-۶۵)

”هم چاہیں تو تم میں سے فرشتے پیدا کر دیں جو زمین میں تمہارے جانشین ہوں اور وہ دراصل قیامت کی ایک ثانی ہے۔ پس تم اس میں شک نہ کرو اور میری (دعوت) بات مان لو۔ یہی (صراطِ مستقیم) سیدھا راستہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو اس (دعوت حق) سے روک دے۔ کہ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰ علیہ اسلام صریح نشانیاں لیے ہوئے آئے تھے تو انہوں نے کہا تھا کہ میں تم لوگوں کے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ تم پر بعض ان باتوں کی حقیقت کھول دوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو۔ لہذا تم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ رب العزت ہی میرے رب (حاکم اعلیٰ) بھی ہیں اور تمہارے رب بھی۔ لہذا انہیں کی عبادت کرو۔ یہی (صراطِ مستقیم) سیدھا راستہ ہے۔ (یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے قانون / نظام اپنا کر زندگی گزارو) مگر (ان کی اس صاف تعلیم و دعوت کے باوجود) گروہوں نے (لوگوں نے) آپس میں اختلاف کیا (یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا نظام / قانون نافذ کرنے سے انکار کر دیا) بس تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ظلم کیا اور دردناک عذاب ہے ایک دن۔“

۱۱۔ فرمایا رب ذوالجلال نے کہ

﴿فَاسْتَمْسِكُ بِالْأَذْنَى أُوْحَى إِلَيْكَ هُنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٣﴾﴾ (الزخرف: ۴۳)
”آپ بہرحال اس کتاب کو مضبوطی سے نہامے رہو جو وحی کے ذریعہ سے تمہارے پاس بھیجی گئی ہے۔
یقیناً آپ سیدھے راستے پر ہیں۔“

۱۲۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السَّلَمِ كَافَةً وَ لَا تَنْتَعِثُوا حُطُوتُ الشَّيْطَنِ هُنَّ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ (سورۃ البقرہ: ۲۰۸)

”اے لوگو! جو ایمان لائے (دینِ باطل کو چھوڑ کر دینِ حق، اسلام قبول کر چکے ہو) پورے کے پورے دینِ اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو (خطوات)۔ وہ تمہارا کھلا دشمن (مرتک دشمن) ہے۔“

۱۳۔ ﴿لَا إِكْرَاهٌ فِي الدِّينِ ۚ قُدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيْرِ ۗ مَنْ يَكْفُرُ بِإِيمَانِ اللَّهِ فَقَدِ اسْتَنْسَىَ بِالْعُرُوهَةِ الْوُنْقِيَّةِ لَا إِنْفَصَامَ لَهَا ۖ وَاللَّهُ سَيِّعُ عَلَيْمٌ ۝ أَلَّهُ وَفِي الَّذِينَ أَمْنَوْا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلْمِيَّةِ إِلَى النُّورِ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكُمُ الطَّاغُوتُ ۗ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلْمِيَّةِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَلِدُونَ ۝﴾ (سورۃ البقرہ: ۲۶۷، ۲۵۶)

”اے لوگو! اللہ رب العزت کے دینِ حق، اسلام کو قبول کرنے کے لیے کسی پر کوئی زور زبردستی یا دباؤ نہیں ہے۔ (چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے)۔ جب کہ گمراہی (غی، جہالت) کے مقابلے میں اللہ رب العزت کی رشد و ہدایت (راہنمائی، قرآن) بالکل واضح اور بین ہے۔ اس لیے جب کوئی شخص (لوگ)۔ طاغوت؛ (دینِ باطل، باطل پرست حکمرانوں) کا انکار (کفر) کر کے اللہ رب العزت (دینِ حق، اسلام، قرآن) پر ایمان (قبول کر لیتا ہے) لے آتا ہے۔ تو وہ ایسا مضبوط سہارا تھام لیتا ہے۔ جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔ اس لیے کہ اللہ رب العزت سب کچھ سن رہے اور جانتے ہیں۔ تو پھر جو لوگ ایمان لے آتے ہیں (قرآن، دینِ حق قبول کر لیتے ہیں)۔ تو پھر اللہ رب العزت ان کی سرپرستی کرتے ہیں۔ وہ ان لوگوں کو ظلمات (نظامِ باطل کے اندر ہیروں) سے نکال کر نور (روشنی و ہدایت، قرآن، دینِ حق) میں لے آتے ہیں۔ لیکن جب جو لوگ دینِ حق (دینِ اسلام) کا انکار کرتے ہیں (یعنی اللہ رب العزت کا انکار کرتے ہیں) تو ان کی سرپرستی طاغوت (باطل پرست حکمران، لوگ) کرتے ہیں۔ جو ان لوگوں کو نور (قرآن، دینِ حق، اسلام) سے ظلمات (نظامِ باطل، شرک و کفر کے اندر ہیروں) میں دھکیل لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ اصحابِ جہنم ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔“

۱۴۔ تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ

﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلَا تَعْبُدُوا إِلَّا رَبِّيَّهُ وَلَا لِوَالَّدِينِ إِحْسَانًا ۗ إِنَّمَا يَبْلُغُنَ عِنْدَكَ الْكَبِيرُ أَحَدُهُمَا أَوْ كَلِمَهَا فَلَا تَقْعُلْ لَهُمَا أَفِي ۗ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قُوَّلًا كَرِيمًا ۝ وَاحْفَصْ لَهُمَا جَنَاحَ الدُّلُّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمَهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝ رَبِّكُمْ أَعْلَمُ بِهَا فِي نُفُوسِكُمْ ۝ إِنْ تَكُونُوا صَلِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّلَيْنَ غَفُورًا ۝ وَإِنَّ ذَا الْقُرْبَى حَقَّةٌ وَالْمُسْكِنُونَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَدِّرْ تَبَدِّيْرًا ۝ إِنَّ الْمُبَدِّرِيْنَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَيْنِ ۝ وَكَانَ الشَّيْطَيْنُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ وَإِنَّمَا ثُرِّيْرَ عَنْهُمْ أَبْتَغَاهُ رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَهُمْ

قُوَّلًا مَّيْسُورًا^{۲۵} وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَعْلُوَةً إِلَى عُنْقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّهْمُورًا^{۲۶} أَنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَ يَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادَةِ حَبِيرًا بَصِيرًا^{۲۷} وَ لَا تَقْتُلُوا أُولَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ تَحْنُ نَرْزُقَهُمْ وَ إِلَيْكُمْ أَنْ قَتْلُهُمْ كَانَ خَطَا كَبِيرًا^{۲۸} وَ لَا تَقْرُبُوا إِلَيْنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَ سَاءَ سَبِيلًا^{۲۹} وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَنْ قُتِلَ مَظُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا^{۳۰} وَ لَا تَقْرُبُ أَمَالَ الْيَتَيمِ إِلَّا بِالْيَتَمِ هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشْلَهَ^{۳۱} وَ أَوْفُوا بِالْعَهْدَ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُلًا^{۳۲} وَ أَوْفُوا الْكِيلَ إِذَا كُلْتُمْ وَ زِنُوا بِالْقُسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ^{۳۳} ذَلِكَ خَيْرٌ وَ أَحْسَنُ تَأْوِيلًا^{۳۴} وَ لَا تَنْفَعْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفَوَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُلًا^{۳۵} وَ لَا تَنْهَشْ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا^{۳۶} إِنَّكَ لَنْ تَخْرُقَ الْأَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا^{۳۷} كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئَةً عِنْدَ رَبِّكَ مَدْرُوهًا^{۳۸} ذَلِكَ مِنَ أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا أَخْرَ قَتْلُقِي فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا^{۳۹} (بني اسرائیل: ۲۳ تا ۳۹)

- ”۱۔ تم کسی کی عبادت (حاکیت یاد دین قائم) نہ کرو مگر صرف اللہ رب العزت کی۔
- ۲۔ والدین کے ساتھ احسان (بہترین سلوک) کرو اور دعا کرو۔ اف تک نہ کرو۔ نرمی اور حرم کے ساتھ جھک کر رہو۔
- ۳۔ رشتہ داروں کو ان کا حق دو۔
- ۴۔ مسکینین اور مسافر کو ان کا حق دو۔
- ۵۔ فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب (حاکم اعلیٰ) کا ناشکر اہے۔
- ۶۔ اگر ان (حاجت مندوں، رشتہ داروں، مسکینوں، اور مسافروں) سے تمہیں کرتا ہے، اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ کی اس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو، تلاش کر رہے ہو، تو انہیں نرم جواب دو۔
- ۷۔ نہ اپنا ہاتھ گردان سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل کھلا چھوڑو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔
- ۸۔ اپنی اولاد کو افلس (غربت) کے اندیشے سے قتل نہ کرو، ہم انہیں بھی رزق دیں گے تمہیں بھی۔ ان کا قتل بڑی خطہ ہے۔
- ۹۔ زنا کے قریب نہ پہنچو، یہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی بُر ارتکبہ ہے۔
- ۱۰۔ قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے، مگر حق کے ساتھ۔
- ۱۱۔ مالِ یتیم کے پاس نہ پہنچو مگر احسن طریقے سے، یہاں تک کہ وہ اپنے شباب کو پہنچ جائیں۔
- ۱۲۔ عہد کی پابندی کرو، بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دی کرنی ہوگی۔
- ۱۳۔ پیانا سے دو تو پورا بھر کرو اور تو تو ٹھیک ترازو سے تولو، یہ اچھا طریقہ ہے اور بخاطر انجام بھی بھی بہتر ہے۔
- ۱۴۔ کسی ایسی چیز کے پیچے نہ گلو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ، کان، دل سب ہی سے باز پرس ہونی ہے۔

۱۵۔ زمین میں اکڑ کرنے پجو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو، نہ پھاڑ کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو
درج بالا امور کی سیمات کے پہلو اللہ رب العزت کے نزدیک مکروہ (ناپسندیدہ ترین) ہیں۔ اور دیکھو؟ یہ حکمت کی
باتیں رب العزت نے آپ پرتوی کی ہیں۔

”خبردار؟ دیکھو، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا بیٹھنا ورنہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ملامت زدہ اور ہر
بھلائی سے محروم کر دیا جائے گا۔“ (بنی اسرائیل: ۲۲/۱۷-۳۹)

خلاصہ؟ صراطِ مستقیم:

فرمان رسول اللہ ﷺ کچھ یوں ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا، بیوی اپنے بچوں کی اور گھر کی، اور یہاں تک کہ
خادم/ غلام اپنے دائرہ کار/ اختیار کا مسئول ہے۔ قیامت کے روز ان سے حساب کتاب لیا جائے گا۔ یعنی کہاں تک ہر ایک
نے اپنے دائرة اختیار میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات/ کتاب/ دین اسلام کے اصول و ضوابط کے مطابق زندگی گزاری۔

اسے کچھ یوں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ:

ہم نے آپ کو یعنی تمام انسانوں کو خلاف بنایا ہے۔ اور تمام انسانوں کو ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ یعنی انسانوں
کی درجہ بندی کی ہے، بحوالہ اختیارات کے۔ تاکہ تمہیں آزمائیں کہ کون اپنے اپنے دائرة اختیار/ دائرة کار/ وسائل و ذرائع و
رزق میں جو ہم نے عطا کیے ہیں ہمارے قوانین/ دین اسلام/ کتاب/ اصول و ضوابط کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ (یعنی
تمام انسان اپنے چھوٹے سے چھوٹے یونٹ گھر سے لے کر محلہ، گاؤں، ٹاؤن، شہر، صوبہ، اور ملک تک اپنے اپنے دائرة
کار/ اختیار کے مطابق مسئول ہیں۔ قیامت کے روز ان سے پوچھا جائے گا)۔ اسی صراطِ مستقیم کو درج ذیل قوائیں و ضوابط میں
محدود کیا گیا ہے جنہیں اللہ رب العزت کی حدود و قیود کہا جاتا ہے۔ جس میں سب سے اویلیت رسول اللہ کے اسوہ حسنہ کو
حاصل ہے۔ لہذا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود/ قوانین و ضوابط جسے شریعت کہا جاتا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ اللہ رب العزت کا حکم ہے کہ طاغوت (نظام باطل و باطل پرست حکمرانوں) کا انکار کرو۔

۲۔ ابلیس، شیطان کے نقش قدم (خطوات) پر نہ چلو۔

۳۔ دین اسلام کو قبول کرو اور پورے کے پورے اس میں داخل ہو جاؤ۔

۴۔ دین حق پر ایمان لاوے گے تو پھر اللہ رب العزت کا مضبوط سہارا اور (قرآن سے، نور) را ہنمائی ملے گی۔

۵۔ اللہ رب العزت کا دامن مضبوطی سے تھامنا یعنی ’اطبیعوا للہ‘، اللہ رب العزت کی اطاعت تم پر فرض ہے۔ احکاماتِ الہی کی
پابندی کرنا۔ اللہ رب العزت سے بالغیب ڈرنا۔

۶۔ تاحیات دین اسلام کے حدود/ قوانین و ضوابط کی پابندی کرنا۔

۷۔ دین اسلام (نظام)/ کتاب/ خلافت کی اقامت میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ (دین کے قیام میں اختلاف نہ کرنا)

- ۸۔ تمام انبیاء و رسول کو ماننا اور رسول اللہ (محمد ﷺ) کی اطاعت اور مدد کرنا۔
- ۹۔ اللہ رب العزت نے جو ذرا کع وسائل و رزق دیئے وہ اللہ کی حاکیت کو قائم کرنے (قیام دین و خلافت) میں خرج کرنا۔
- ۱۰۔ لوگوں کی اکثریت کے کہنے، گمان، قیاس پر نہ چلنا ہے۔ وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے۔
- ۱۱۔ تیرا مرنا، جینا، نماز اور تمام مراسم عبودیت سب اللہ رب العزت کے دین/کتاب/خلافت کے قیام کے لیے ہیں۔ یہی اللہ سبحانہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔
- ۱۲۔ اللہ رب العزت کا مجھے حکم ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام میں داخل ہو جاؤں۔
- ۱۳۔ اللہ رب العزت نے عہد لیا تھا کہ صرف میری عبادت کرنا۔ شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔
(طاغوت سے اجتناب کرنا)
- ۱۴۔ آپ کے رب ذوالجلال نے یہ پابندیاں اور حدود مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔
- (i)اللہ رب العزت کے ساتھ کسی کوششیک نہ بناؤ (یعنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اللہ رب العزت کی کتاب/ دین/ خلافت قائم کرو، اس کا انکار ہی شرک ہے)
- (ii)والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ ان کے سامنے اُف تک نہ کرو اور جھک کر رہو۔ اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔
- (iii)اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں ان کو بھی دیں گے۔
- (iv)بے شری و بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ، خواہ کھلی ہوں یا چھپی۔
- (v)کسی کی جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ رب العزت نے حرام کیا ہے۔ مگر حق کے ساتھ (نظامِ حق کے لیے) (خواہ یہودی، عیسائی، سکھ، ہندو ہو)
- (vi)یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو یہاں تک کہ وہ سن رشد کو پہنچ جائے۔
- (vii)ناپ تول میں پورا انصاف کرو، پیگانے سے دو، تو پورا بھر کرو اور تو لوٹھیک ترازو سے تولو، یا اچھا طریقہ ہے۔ اور بخاطر انجام بھی بہتر ہے۔
- (viii)رشته داروں کو ان کا حق دو، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو۔
- (ix)فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔
- (x)اگر حاجت مندوں، رشته داروں، مسکینوں اور مسافروں سے تمہیں کترانا ہو تو اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ رب العزت کی اس رحمت کو جس کے قم امیدوار ہو، تلاش کر رہے ہو تو انہیں نعم جواب دو۔

(xi) نہ اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔ (یعنی کنجوی اختیار کرو اور نہ ہی سب کچھ لٹا دو)

(xii) زنا کے قریب نہ جاؤ۔ وہ بہت بر فعل ہے اور بڑا ہی بُرا راستہ ہے۔

(xiii) کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً، آنکھ، کان اور دل سب سے باز پرس ہونی ہے۔

(xiv) زمین میں اکڑ کرنے چلو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پھاڑ کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

(xv) جب بات کھو انصاف کی کھو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو۔

(xvi) اللہ رب العالمین کے عہد کو پورا کرو (یعنی اللہ کی حکیمت/ دین/ کتاب/ خلافت/ قوانین و ضوابط کو قائم کرو)

درج بالا امور کے سینات کے پہلو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک مکروہ (ناپسندیدہ ترین) ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اللہ رب العزت کے درج بالا قوانین و ضوابط کا انکار / یا ان کا راستہ روکنا اللہ تعالیٰ کو برداشت نہیں ہے۔

لہذا خبردار! اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بنانا۔ (یعنی کسی اور کے قوانین / آئین خود ساختہ اپنی زندگی میں قائم اور نافذ نہ کرنا) ورنہ جہنم میں ڈال دیے جاؤ گے، ملامت زدہ اور ہر بھلائی سے محروم کر دیا جائے گا۔

یہ حکمت کی باتیں تمہیں اللہ رب العزت نے ہدایت کی ہیں۔ یہی صراطِ مستقیم ہے۔ لہذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ رب العزت کے راستے سے ہٹا کر تمہیں گمراہ کر دیں گے۔ یہ ہے وہ ہدایت جو ہمارے رب العالمین نے تمہیں کی ہے۔ شاید کتم کج روی / اگر ہی سے بچو۔

یہی صراطِ مستقیم ہے۔ اور یہی روڈ میپ ہے۔ جو ہم نے بلکہ پوری انسانیت نے اختیار کرنا ہے۔

احدنا صراطِ مستقیم زبان سے ادا کر کے اللہ رب العزت سے ہدایت و راہنمائی کی استدعا کرتے ہیں کہ یا اللہ بزرگ و برتر آپ ہی ہمیں راہنمائی فرمادیں کہ کس طرح آپ کی عبادت (حاکمیتِ الہی، دین و خلافت قائم) کریں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

یہ سورۃ فاتحہ کی چھٹی آیت مبارکہ ہے۔ جو چار الفاظ پر مشتمل ہے۔ جو کہ بڑے جامع اور وسیع معنی رکھتے ہیں۔

ترجمہ! ”راستہ (عبادت کا، اقامتِ دین کا، اللہ کی حاکیت کا) ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا۔ (اپنے دین کی اقامت کا، نظام خلافت کا)۔“

اس آیت سے پہلے ہم احمد ناصراط المستقیم پڑھ کر اللہ رب العزت سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ ہمیں راہنمائی (ہدایت) فرمائیں اپنے صراط مستقیم (عبادت کرنے، اقامتِ دین، قیام خلافت) کی۔

اس آیت مبارکہ میں دعاء لانے کے دو پہلو شامل ہیں:

۱۔ کہ اے اللہ رب العزت ہمیں راہنمائی فرماویں اس طرح جس طرح آپ نے اپنے انعام یافتہ لوگوں کی راہنمائی فرمائی، مثلاً انبیاء کرام، محمد ﷺ، خلفائے راشدین، صدیقین، شہداء اور صاحبوں کی۔

۲۔ اور پھر انعام بھی دین حق (اسلام) کا اسی طرح کریں۔ جس طرح آپ نے اوپر دیئے ہوئے انعام یافتہ لوگوں پر انعام کیا۔ تاکہ ہم بھی آپ کی عبادت کا حق ادا کر کے اپنی زندگی کے فریضہ سے سرخ رو ہو سکیں۔

یہی بات دوسری جگہ پر اللہ رب العزت قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

۱۔ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ الَّذِينَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّابِرِينَ وَ حَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ (سورۃ النساء ، ۶۹)

”جو لوگ اللہ رب العزت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت (اقامتِ قرآن، اقامتِ دین، قیام خلافت) کریں گے۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ رب العزت نے انعام فرمایا (اپنے قرآنِ مجید کا، دینِ اسلام کا، نظام خلافت کا) یعنی انبیاء کرام، صدیقین، شہداء، اور صاحبوں کے ساتھ۔ کیسے اچھے ہیں یہ رفقاء جو کسی کو نیسرا آئیں۔“

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا، پھر فرمایا: کہ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا راستہ ہے: (یعنی قرآن، دینِ اسلام) پھر اس کے دائیں، باکیں چند خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ شیطان کے راستے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پر شیطان بیٹھا ہے جو اپنی طرف بلا رہا ہے۔ (مندرجہ) پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ جس میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

۲۰ وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَضْلٌلٌ

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾ (سورۃ الا نعام: ۱۵۳)

”اور یہ کہ بے شک یہی میرا سیدھا راستہ (قرآن، اقامتِ دین، عبادتِ الہی، قیامِ خلافت) ہے۔ لہذا تم اسی پر چلو (یہ کام کرو) اور دوسرے راستوں پر نہ چلو۔ وہ تمہیں اس راستے (اقامتِ قرآن، اقامتِ دین، قیامِ خلافت، حاکمیتِ الہی) سے ہٹا دیں گے۔ یہ وصیت (ہدایت) تمہیں اس قرآن میں کی گئی ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو (اللہ رب العزت کی نافرمانی سے نجات جاؤ اور نجات پاؤ۔)“
اب ہم قرآن مجید کے دوسرے مقامات پر اللہ رب العزت کے دیئے گئے احکامات کو دیکھتے ہیں۔ فرمایا اللہ رب العزت نے

۱۔ ﴿فُلْ أَمْرَ رَبِّيْ بِالْقُسْطِ وَ أَقِيمُوا وَجْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَ ادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينُ كُمَا

بَدَأْكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾ (سورۃ الا عرف: ۲۹)

”امے محمد ﷺ آپ لوگوں کو بتا دیں۔ کہ میرے اللہ رب العزت نے عدل و انصاف کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بھی حکم دیا ہے، کہ اپنے آپ کو خالص اللہ رب العزت کے دین (اسلام) پر مضبوطی سے قائم رکھتے ہوئے تمام مراسم عبودیت ادا کرو اور (عبادت، حاکمیتِ الہی، قیامِ خلافت کے لیے) اپنی دعاویں و اتباویں میں اللہ رب العزت کو پکارو۔ کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اب پیدا کیا ہے (عبادت کے لیے)، اسی طرح تم دوبارہ پیدا کئے جاؤ گے (حساب کے لیے)۔“

۲۔ ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الْأَيْمَانَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَيْثِيْشًا وَالشَّمْسَ وَالقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٍ بِإِمْرِهِ إِلَّا لَهُ الْخُلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَرَّكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَمَيْنِ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ (سورۃ الا عرف: ۵۶)

”درستیکیت آپ کے اللہ رب العزت وہ ذاتِ گرامی قدر ہیں جنہوں نے آسمانوں و زمین چھو (۲) دنوں میں تخلیق (پیدا) کیے۔ پھر اپنے تخت سلطنت (عرش) پر متکن ہوئے۔ جورات کو دن پر ڈھانک دیتے ہیں اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے اور جنہوں نے سورج، چاند اور تارے اپنے تابع فرمان کئے ہوئے ہیں۔ خبردار! تخلیق (ملوک، پیدائش) بھی اللہ رب العزت کی، اور امر (حکم، حکومت) بھی اللہ رب العزت کا ہے۔ (انسانوں پر)۔ اللہ رب العزت بہت ہی با برکت و اعلیٰ ذاتِ گرامی ہیں جو تمام جہانوں کے رب العالمین (حاکم مطلق) ہیں۔ ۵۳۔ اپنے اللہ رب العزت (حاکم مطلق) کو ہی پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چکے چکے (خفیہ)۔ یقیناً وہ حد سے (اپنے مقامِ خلافت سے) بڑھے ہوئے

لوگوں کو پسند نہیں کرتے۔ ۵۵۔ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ (اپنی حکمرانی و نظام باطل سے)، جبکہ اس کی اصلاح مقصود ہے (دینِ حق، اسلام کے ذریعہ)۔ اللہ رب العزت ہی کو پکارو (دعاؤں والنجاؤں کے ذریعہ)، ان کے (سزاوں) خوف سے اور ان ہی سے امید و طمع (رحمت و فضل کا) رکھتے ہوئے۔ بلاشک و شبه (یقیناً) اللہ رب العزت کی رحمت (دینِ رحمت) محسینین لوگوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ (یعنی جو لوگ عبادت کا احسن عمل کرنے کی محنت و کوشش کرتے ہیں)۔

۳۔ ﴿ وَ إِلَى ثُمُودَ أَخَاهُمْ صَلِحَّاً قَالَ يَقُولُمَعْبُودُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٌ غَيْرُهُ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْبَرُكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّيْ قَرِيبٌ مُجِيبٌ ﴾ (سورہ ہود: ۶۱)

”قومِ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ اسلام کو ہم نے بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے میری قوم۔ اللہ رب العزت کی عبادت (اقامتِ دین، حاکمیتِ الہی، خلافتِ قائم) کرو۔ جن کے بغیر تمہارا کوئی الہ (حاکم، معبد، رب) نہیں ہے۔ وہی ہیں جنہوں نے تمہیں زمین سے پیدا کیا، اور پھر تمہیں اس زمین میں بسایا۔ ہذا تم لوگ انہیں سے استغفار کرو (معافی مانگو اپنے گناہوں کی) اور پھر پلٹ آواپنے رب کی طرف (یعنی نظامِ باطل چھوڑ کر دینِ اسلام قبول کرو)۔ بلاشک و شبه میرے اللہ رب العزت بہت ہی قریب ہیں۔ اور دعاوں کا (عبادت کے لیے) جواب دیتے ہیں۔“

۴۔ ﴿ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا قَاتِلُ يَسِيرًا اللَّهُ يَعْلَمُ عَلَى قَنْبِيكَ وَ يَعْلَمُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَ يُحِقُّ الْحَقَّ يَكْلِمِتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصَّدْرِ وَ هُوَ الَّذِي يَقْبِلُ التَّوْبَةَ عَنِ عَبْدَهِ وَ يَعْفُوَ عَنِ السَّيِّئَاتِ وَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ وَ يَسْتَعْجِبُ الَّذِينَ أَمْنَوْا وَ عَمِلُوا الصِّلَاحَتِ وَ يَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَ الظَّالِمُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴾ (سورہ الشوری: ۲۴ تا ۲۶)

”اللہ رب العزت ہی وہ ذاتِ گرامی قدر ہیں جو باطل (نظام) کو مٹاتے ہیں اور حق (نظامِ حق، اسلام) کو حق ثابت کرتے ہیں اپنے کلمات (قرآن) سے۔ بلاشک و شبه وہ دلوں کے حال جانتے ہیں۔ ۲۴۔ اور وہ ذاتِ گرامی قدر ہیں جو اپنے بندوں کی توبہ (نظامِ باطل چھوڑنا اور دینِ اسلام قبول کرنا) قبول کرتے ہیں اور ان کی سیکنات (دینِ دشمنی) کو معاف کر دیتے ہیں اور وہ تمہارے کردار (کرتوتوں) کو جانتے ہیں۔ ۲۵۔ وہ قبول کرتے ہیں لوگوں کے ایمان لانے (نظامِ حق کو قبول کرنے) کو اور پھر ان کے اعمالِ صالح (نظامِ حق کو نافذ کرنے کی کوشش و محنت) کو، بلکہ اس کو اپنے فضل و کرم سے مزید بڑھاتے ہیں۔ جبکہ کافروں (نظامِ حق کا انکار کرنے والوں) کے لیے سخت عذاب ہے۔“

۵۔ ﴿ أَكَمْنُ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خَلِفاءَ الْأَرْضِ عَرَالِهِ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا

تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ (سورہ النمل: ۶۲)

” بتاؤ کون ہے؟ (وہ عظیم ہستی) جو (مومن، مسلم) یقیناً، مصیبت زدہ (آزمائشوں میں بٹلا) کی دعا کو سنتے ہیں؟ جب وہ انہیں (عبادت، حاکمیت الہی، قیام خلافت کے لیے) پکارتا ہے اور کون ہیں؟ جو اس کی تکلیف و مصیبت (دین و شہنشی کے مسائل) کو دور کرتے ہیں۔؟ اور پھر کون ہیں؟ جو آپ لوگوں کو زمین میں خلیفہ بناتے ہیں (یعنی خلافت و حاکمیت الہی کا موقع دیتے ہیں)۔ تو کیا اللہ رب العزت کے ساتھ کوئی اور بھی الہ (حاکم، معبدود) ہے۔؟ مگر تم لوگ بہت ہی کم (حقائق پر) غور و فکر کرتے ہو۔“

۶۔ ﴿هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ أَيْتَهُ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ﴾ (سورہ المومن: ۱۳، ۱۴)
مُخْلِصِينَ لِهِ الدِّينِ وَلَوْ كَرِهَ الْكُفَّارُ ﴿۱۵﴾ (سورہ المومن: ۱۳، ۱۴)

” وہ اللہ رب العزت ہی تو ہیں جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتے رہتے ہیں اور تمہارے لیے آسمان سے رزق کے وسائل (بن ما نگے) مہیا کرتے ہیں جبکہ نصیحت (اصلاح) حاصل کرنے کی توفیق صرف اللہ رب العزت کی طرف رجوع کرنے (نظام باطل چھوڑ کر نظام حق میں داخل ہونے) والے کو ملتی ہے۔ اس لیے تم اللہ رب العزت کو پکارو (عبادت، اقامت دین کے لیے) خالص اللہ رب العزت کے دین (نظام زندگی) کو اختیار کرتے ہوئے۔ خواہ وہ کافروں (منکرین دین اسلام) کو لتنا ہی ناگوار گزرے۔“

۷۔ ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَمْحَوْنَ جَهَنَّمَ دُخِنِينَ ﴿٦٦﴾ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَيْلَلِ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٧﴾ ذِلِّكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَإِنَّمَا تُؤْفَكُونَ ﴿٦٨﴾ كَذَلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا يَأْلِمُوا بِاللَّهِ يَعْجِدُونَ ﴿٦٩﴾ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ إِنَّمَا وَّ صَوَرَكُمْ فَآخْسَنَ صُورَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ذِلِّكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَنَبَرَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٠﴾ هُوَ الْعَزِيزُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لِهِ الدِّينِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾ قُلْ إِنِّي نَهِيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَنْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِي الْبَيِّنُتُ مِنْ رَّبِّيْ وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٢﴾﴾ (سورہ المومن: ۶۰ تا ۶۶)

” لوگو! اللہ رب العزت کا اعلان ہے! کہ مجھے پکارو (عبادت، حاکمیت الہی، دین کے قیام کے لیے) میں تمہاری پکار (دعاؤں و انجاؤں) کو سنتا (قول کرتا) ہوں۔ مگر جو لوگ تکبر کرتے ہوئے میری عبادت (حاکمیت الہی، دین و خلافت کے قیام) کے انکاری ہیں۔ انہیں ذلیل و خوار کر کے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ ۲۰۔ اللہ رب العزت ہی وہ ذات گرامی قدر ہیں جنہوں نے رات کو تمہارے لیے سکون

وآرام کے لیے بنایا اور دن کو روشن کیا (کاروبار زندگی کے لیے) درحقیقت اللہ رب العزت انسانوں پر بہت زیادہ فضل و احسان فرمانے والے ہیں لیکن لوگوں کی اکثریت شکر ہی ادا نہیں کرنے والی (عبادت الہی، حاکمیت الہی، دین کے قیام کی انکاری) ہے۔ ۶۱۔ وہ اللہ رب العزت تمہارے رب العزت (حاکمِ اعلیٰ) ہیں۔ تمام مخلوق کے خالق ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی الله (حاکم، معبدو، رب) نہیں ہے۔ پھر تم کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہو (کدھر بھکتی پھر رہے ہو)۔ ۶۲۔ اسی طرح وہ لوگ بھی دھوکہ کھاتے رہے جو اللہ رب العزت کی آیات (احکامات) کا انکار کرتے تھے۔ ۶۳۔ وہ اللہ رب العزت ہی ہیں جنہوں نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہر نے (بینے) کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھٹ بنایا۔ اور تمہیں بہترین شکل و صورت عطا کی اور تمہیں طیب و پاک رزق (کے وسائل) عنایت فرمائے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی قدر ہی تمہارے رب (حاکم، معبدو) ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ بہت عظمت والے رب (حاکم مطلق) کا ناتا ہیں۔ ۶۴۔ وہ الحی القيوم (ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے) ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی الله (حاکم، معبدو، رب) نہیں۔ صرف ان کو پکارو (عبادت، حاکمیت الہی، قیامِ خلافت کے لیے) خالصتا اللہ تعالیٰ کے دین کو زندگی میں اپناتے ہوئے، تمام تعریف و توصیف صرف اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ ۶۵۔ آپ اعلان کر دیجئے! کہ مجھے منع کر دیا ہے (اللہ تعالیٰ نے)۔ کہ میں ان کے علاوہ کسی اور کی عبادت کروں جس کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں۔ جبکہ میرے پاس میرے اللہ رب العزت کی طرف سے واضح (بین) دلائل آچکے ہیں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ رب العالمین کے دین (اسلام) میں داخل ہو جاؤں (تسلیم کرلوں)۔“

۸۔ ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلْكَافِرِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلَدِيْصُمُهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ آيَاتٍ مُّخَرَّجَةٍ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلَتُكَبِّرُوا الْعِدَّةَ وَلَا تُنْكِبُرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَّلَكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشَكُّرُونَ ﴾۱۸۵﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادُنِي عَيْنِي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ﴿۱۸۶﴾ فَلَيْسَ تَجِيَبُوْا لِي وَلَيُؤْمِنُوْا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشِدُوْنَ ﴾۱۸۷﴾ (سورہ البقرہ : ۱۸۵، ۱۸۶)

”ماہ رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں لوگوں کی حدایت را ہمنائی کے لیے قرآن مجید اتارا گیا۔ جو نظامِ حق اور نظامِ باطل کے فرق کو واضح کرتا ہے اور ہدایت و راہنمائی کی روشن دلیل ہے۔ جو شخص تم میں سے اس ماہ کو پائے (زندہ ہو)۔ وہ اس کے روزے رکھے۔ ہاں جو بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دونوں میں یہ (گنتی) روزے پورے کرے۔ اللہ رب العزت تمہارے ساتھ آسانی کرنے کا ارادہ رکھتے

ہیں نہ کہ سختی کرنے کا۔ الہنا تم لوگ پورے ماہ کی گنتی کے روزے مکمل کرو اور اللہ رب العزت کی بڑائی (حاکمیت الہی، اقامتِ دین، خلافت) قائم کرو۔ جیسے آپ کو ہدایت کی گئی ہے۔ تاکہ تم شکر (عبادتِ الہی، اقامتِ دین کا حق) ادا کر سکو۔ ۱۸۵۔ جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو آپ فرمادیں کہ میں بہت قریب ہوں (تمہارے ساتھ)۔ جب بھی کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے (عبادت، قیامِ دین و خلافت کے لیے)۔ تو میں جواب دیتا ہوں (دعای انجاء قبول کرتا ہوں)۔ اس لیے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میرے احکامات (قرآن، دعوت) کو قبول (تسلیم) کریں۔ اور مجھ پر ایمان لاائیں (قرآن، دینِ حق کو قبول کریں، اور نظامِ باطل چھوڑ دیں)۔ تاکہ انہیں رشد و ہدایت (راہنمائی) دی جائے۔

۹۔ ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يَسِّينَ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَ يَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُّبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مِنْ أَشْبَعِ رِضْوَانِهِ سُبْلَ السَّلِيمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلْمِ إِلَى التَّوْرِيدِ ذِي نِعْمَةٍ وَ يَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝﴾ (سورہ المائدہ: ۱۶، ۱۵)

”اے اہلِ کتاب اب تمہارے پاس ہمارے رسول ﷺ آچکے ہیں وہ جن باتوں (کتاب کے احکامات) کو تم چھپاتے تھے۔ وہ کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں۔ اور بہت سے احکامات سے درگزر کر رہے ہیں۔ درحقیقت تمہارے پاس اللہ رب العزت کی طرف سے نور (روشنی) اور کھلی (واضح) کتاب آچکی ہے۔ اللہ رب العزت اس قرآن کے ذریعہ راہنمائی فرماتے ہیں سلامتی (قیامِ دین و خلافت) کے راستوں کی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضاۓ کے حصول (قیامِ دین و خلافت) کے لیے قرآن کی پیروی کرتے ہوئے زندگی گزارتے ہیں۔ تو اللہ رب العزت ان کو ظلمات (نظامِ باطل کے اندھیروں) سے نور (نظامِ حق) کی طرف نکال لاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو راہنمائی فرماتے ہیں صراطِ مستقیم (حاکمیتِ الہی، قیامِ دین و خلافت) کی طرف۔“

۱۰۔ ﴿يَعْبَادُ إِلَيْنِيَّ أَمْنُوا إِنَّ أَرْضِيُّ وَاسِعَةٌ فَإِيَّاَيِّ فَاعْبُدُونِ ۝﴾ (سورہ العنكبوت: ۵۶)

﴿وَالَّذِينَ جَاهُوا فِينَا أَنَّهُمْ سُلْطَانٌ وَ إِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۝﴾ (سورہ العنكبوت: ۶۹)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہوں (یعنی نظامِ باطل چھوڑ کر، نظامِ حق قبول کرچکے ہو)۔ میری زمین وسیع ہے۔ پس تم صرف میری ہی: عبادت: کرو (قیامِ دین و خلافت اور حاکمیتِ الہیہ کرو)۔ ۵۶۔۔۔۔۔ جو لوگ میرے (قیامِ دین و خلافت کے) لیے جہاد (جدوجہد، کوشش و محنت) کریں گے۔ تو ہم ان کو راستوں کی راہنمائی کریں گے (یعنی راستے کھول دیں گے)۔ یقیناً اللہ رب العزت محسین کے ساتھ

ہیں (عبادت کا احسن عمل کرنے والوں کے ساتھ ہیں)۔“

۱۱۔ ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصِّلَاةَ لَيُسْتَخْلَفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُبَلَّغَنَّ أَهْمَدُ دِينِهِمُ الَّذِي أرْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَيَّنَ لَهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْدُونَنِي لَا يُشَرِّكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَسِقُونَ﴾ (النور: ۵۵)

” وعدہ ہے اللہ رب العزت کا ان ایمان لانے والوں میں سے (جو نظام باطل چھوڑ کر، نظام حق قبول کر چکے ہیں) اور اعمال صالح (قیامِ دین و خلافت کی محنت و کوشش) کرنے والوں سے، کہ وہ انہیں ضرور خلافت و حکومت عطا فرمائیں گے۔ جیسے ان سے پہلے لوگوں کو عطا کر چکے ہیں اور ان کے لیے جس دین کو پسند کیا اسے متعین (غالب) کریں گے اور ان کی بد امنی و خوف کی حالت کو امن و سکون میں بدل دیں گے۔ لہذا یہ لوگ میری عبادت کریں (قیامِ دین و خلافت کریں) اور کسی کو میرا شریک نہ بنائیں (یعنی دینِ حق کے مقابلے میں دینِ باطل کھڑا نہ کریں)۔ اور جس نے اس کے بعد کفر (نظامِ حق، خلافت کا انکار) کیا۔ ایسے لوگ ہی فاسق ہیں۔ (ہمارے باغی ہیں)۔“

اہم نقاط:

- ۱۔ اللہ رب العزت نے عدل و انصاف کا حکم دیا ہے۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنے آپ کو خالص دین اسلام پر قائم کرو۔
- ۳۔ خالص دین پر استقامت (عبادت) کے لیے اللہ رب العزت سے دعا و انجاء کرتے رہو۔
- ۴۔ اس بات سے باخبر ہو کہ مخلوق بھی اللہ رب العزت کی ہے۔ اور امر (حکم، حکومت) بھی صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔
- ۵۔ چونکہ تمام جہانوں کے :الہ: (حاکم، رب) اللہ رب العزت ہیں۔ اس لیے صرف انہیں ہی گڑگڑا کر اور چکے چکے (عبادت کے فرض کو پورا کرنے کے لیے) پکار کرو۔
- ۶۔ اپنی حد سے بڑھ کر (اختیاراتِ خلافت سے) زمین میں فساد نہ پھیلاو۔ (کیونکہ انسان حاکم نہیں ہے)۔
- ۷۔ کیونکہ اللہ رب العزت کو زمین میں اصلاح مقصود ہے (اور یہ بذریعہ خلافت ہی ہو سکتی ہے انسان کی حاکمیت سے نہیں)
- ۸۔ اللہ تعالیٰ کو پکارو (دعا و انجاء کرو) سزا کے خوف سے، اور اللہ رب العزت سے فضل و رحمت کی امید رکھتے ہوئے۔
- ۹۔ اللہ رب العزت کی رحمت (دینِ رحمت) محسینین لوگوں کو (عبادت کا احسن عمل کرنے والوں کو) نصیب ہوتی ہے۔
- ۱۰۔ نظام باطل مسلط ہونے کی صورت میں استغفار کرو اور توبہ کرو (نظام باطل چھوڑ کر نظامِ حق قبول کرو) اور اللہ رب العزت سے دعا نہیں بھی کرو کہ وہ بہت قریب ہیں۔
- ۱۱۔ کیونکہ اللہ رب العزت ہی نظام باطل کو مٹاتے ہیں اور نظامِ حق کو غالب کرتے ہیں۔ تمہاری توبہ (نظامِ حق کے قبول

- کرنے کو) قبول کرتے ہیں اور تمہاری سینات کو معاف کرتے ہیں۔
- ۱۲۔ اور پھر لوگوں کے ایمان لانے (نظام باطل کو چھوڑنے اور نظام حق کو قبول کرنے) اور اعمال صاحب (حق کو غالب کرنے کی کوشش و محنت) کو قبول کرتے ہیں بلکہ مزید بڑھاتے ہیں۔
- ۱۳۔ وہ اللہ رب العزت ہی تو ہیں جب مومن (مسلم) اپنی عبادت (قیام دین و خلافت) کے لیے مصائب و مشکلات میں پھنستا ہے تو اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو اللہ رب العزت اس کی مشکلات و مسائل کو دور کرتے ہیں۔
- ۱۴۔ ایمان لانے (نظام باطل چھوڑنے اور نظام حق قبول کرنے) والوں کو نصیحت (اصلاح) کی توفیق ملتی ہے۔ اس لیے خالص دین اسلام کو زندگی میں اختیار کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو پکارو (دعا کیں) کرو۔ خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔
- ۱۵۔ اللہ رب العزت کا اعلان ہے! کہ جو مومن (مسلم) مجھے پکارتے ہیں میری عبادت (حاکمیت، قیام دین و خلافت) کے لیے، میں ان کی پکار کو سنتا ہوں اور دعاوں کو قبول کرتا ہوں۔ مگر جو میری عبادت (حاکمیت، دین، خلافت) کا انکار کرتے ہوئے تکبر کرتے ہیں۔ ان کو جہنم کی سزا دی جائے گی۔
- ۱۶۔ ان لوگوں کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور راہنمائی (رشد و ہدایت) دی جاتی ہے جو اللہ رب العزت کے احکامات مانتے اور قرآن، دین اسلام پر ایمان لاتے ہیں۔
- ۱۷۔ جو لوگ اللہ رب العزت کی رضا کے حصول (حاکمیت، قیام دین و خلافت) کے لیے زندگی گزارتے ہیں۔ تو قرآن کے ذریعے ان کی ظلمات سے نور کی طرف اور سلامتی کے راستوں کی راہنمائی دی جاتی ہے۔
- ۱۸۔ جو لوگ اللہ رب العزت کی حاکمیت، قیام دین، اور خلافت کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت ان کے لیے راستے کھول دیتے ہیں۔
- ۱۹۔ اللہ رب العزت کا وعدہ ہے کہ جو لوگ ایمان لا سکیں گے (نظام باطل چھوڑ دیں گے، اور نظام حق قبول کر لیں گے) اور اعمال صاحب (نظام حق، دین و خلافت قائم کرنے کی کوشش) کریں گے۔ ہم ان کو خلافت (حکومت) عنایت کریں گے۔ جیسے پہلے لوگوں کو دی تھی۔ دین کو مستقم کر دیں گے۔ اور شمن کے خوف سے نجات اور امن عطا کریں گے۔
لہذا اس آیت مبارکہ کو پڑھ کر ہم یہ اقرار کرتے ہیں۔ اور اللہ رب العزت سے گڑگڑا کریے التماس کرتے ہیں کہ
اے.....اے اللہ رب العزت آپ ہمیں اپنی حاکمیت، دین، خلافت قائم کرنے کی راہنمائی فرمائیں جس طرح آپ نے
انعام یافتہ لوگوں کی فرمائی۔ مثلاً انبیاء کرام، محمد ﷺ، خلفائے راشدین، صدیقین، شہداء، صالحین، متقین وغیرہ کی۔
۲.....ہم پر بھی اپنے دین اسلام کا انعام اسی طرح فرمائیں جس طرح انعام یافتہ لوگوں پر فرمایا۔ تاکہ ہم بھی عبادت کا
حق ادا کر سکیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

غَيْرُ الْمَغْضُوبٍ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ^۷

”یا اللہ سبحانہ و تعالیٰ! آپ ہمیں مغضوب اور گمراہ لوگوں کے راستہ (دین) سے بچائیں۔“ آمین
یہ سورۃ فاتحہ کی ساتویں و آخری آیت مبارکہ ہے۔ جو کہ پانچ الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس میں مغضوب اور ضالین کے الفاظ خاص طور پر غور طلب ہیں۔ اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ اللہ رب العزت قرآن مجید میں کیا راہنمائی دیتے ہیں۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

۱۔ ﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلِيفَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَ لَا يَرْبُدُ الْكُفَّارُ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتَنَأً وَ لَا يَرْبُدُ الْكُفَّارُ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا﴾ (سورۃ الفاطر: ۳۹)

”وہ اللہ رب العزت ہی تو ہیں، جنہوں نے آپ لوگوں کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ (حاکم نہیں)۔ جس نے خلافت (کے قیام) کا انکار کیا وہ اس کی سزا بھگتے گا۔ کفر (خلافت کا انکار) کرنے والوں کا کفر اللہ رب العزت کے غضب (ناری) کے سوا کچھ نہیں بڑھاتا۔ کافروں کا کفر ان کے خسارے کو ہی بڑھاتا ہے۔“

۲۔ ﴿وَالَّذِينَ يُحَاجُونَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا أُسْتَعْجِلُ بِهِ حُجَّتُهُمْ دَاهِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ عَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴾اللّٰهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَإِلِيْزَانَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ﴾ (سورۃ الشوری: ۱۷)

”اللہ رب العزت کے دین (نظام اسلام) کو قبول کرنے کے بعد جو لوگ اللہ تعالیٰ (دین حق) کے بارے میں جھگٹا کرتے ہیں۔ ان کی جھت بازیاں ان کے رب العزت (حاکم اعلیٰ) کے نزدیک باطل (جھوٹ) ہیں۔ ان پر اللہ رب العزت کا غضب ہے (دنیا میں) اور ان کے لیے سخت عذاب ہے (آخرت میں)۔ ۱۶۔ اللہ رب العزت وہ ہستی ہیں جنہوں نے کتاب (قرآن) کو نظام حق بنایا کرتا را اور لوگوں کے درمیان میزان (عدل و انصاف، حکومت) قائم کرنے کے لیے عنایت فرمایا۔ تمہیں کیا معلوم کہ فیصلہ کا دن (قیامت) قریب ہی آگیا ہو۔“

۳۔ ﴿أَمْ لَهُمْ شُرٰكٌ أَشْرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذِنْ بِهِ اللّٰهُ وَ لَوْلَا كَلِمَةُ الْفَضْلِ لَفُضِيَ بَيْنَهُمْ وَ إِنَّ الظَّالِمِينَ أَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (سورۃ الشوری: ۲۱)

”کیا ان لوگوں نے (اللہ رب العزت کے) ایسے شریک بنایے ہیں جنہوں نے دین (اسلام) کی

نوعیت (قسم) کا خود ساختہ دین (شریعت) بنادیا ہے۔ جس کی اللہ رب العزت نے اجازت نہیں دی۔ اگر فیصلہ کرنے کی بات پہلے طے نہ ہو گئی ہوتی (کہ فیصلہ قیامت کو ہو گا)۔ تو ان کا فیصلہ ابھی کر دیا جاتا (یعنی اللہ تعالیٰ اتنے غضب ناک ہوتے ہیں)۔ بلاشبہ و شہان طالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔“

۲۔ ﴿ وَ أَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ يَكُنْ أَيْتُمْ تُشْلِي عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرُتُمْ وَ كُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴾ (۳۱) (سورۃ الجاثیہ: ۳۱)

”اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (انکار کیا قرآن، دین، خلافت کا)، (ان سے پوچھا جائے گا)، کیا تمہیں میرے احکامات (آیات قرآن) نہ سنائے گئے تھے۔ تو پھر تم لوگوں نے تکبر کیا (انکار کیا دین، حاکمیت الہی، خلافت کا)۔ تم ہی مجرم لوگ تھے۔ (دنیا میں جرم کرتے رہے)۔“

۵۔ ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ لَا هُدًى وَ لَا كِتَابٌ مُبِينٌ ۝ ثُلَّا نَعْطَفُهُ لِيُضَلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۝ فِي الدُّنْيَا حَزْنٌ وَ نُدْيُقَهُ يَوْمُ الْقِيَمَةِ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝ ذَلِكَ بِمَا قَرَرَ مَتْ يَدُكَ وَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَيْدِ ۝ ﴾ (سورۃ الحج: ۱۰)

”لوگوں میں سے کچھ بغیر علم، ہدایت و راہنمائی، اور روشن کتاب کے اپنے کندھے اچکاتے (تکبر کرتے) ہوئے اللہ رب العزت کے بارے میں جھٹڑا و بحث کرتے ہیں۔ ۸۔ تاکہ لوگوں کو اللہ رب العزت کے راستے (عبادت، حاکمیت الہی، قیام خلافت) سے گمراہ کریں۔ ان لوگوں کے لیے دنیا میں ذلت و رسوانی (اللہ کا غضب) اور قیامت کے روز بھی ہم ان کو دوزخ کے عذاب کا مزا پچھائیں گے۔ ۹۔ (اللہ تعالیٰ فرمائیں گے) یہ تمہارے اپنے ہی بھیجے ہوئے دنیاوی اعمال کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اللہ رب العزت تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتے۔“

۶۔ ﴿ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِلَّةُ وَ الْسُّكْنَةُ وَ بَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ۝ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكُفُرُونَ بِأَيْتِ اللَّهِ وَ يَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَغْيِرُونَ الْحَقَّ ۝ ذَلِكَ بِمَا عَصُوا وَ كَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ ﴾ (سورۃ البقرہ: ۶۱)

”ان پر ذلت اور محتاجی مسلط کر دی گئی اور وہ اللہ رب العزت کے غضب میں گھر گئے۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات (قرآن، دین) سے انکاری تھے۔ پیغمبروں کو نا حق قتل کرتے تھے۔ اور اس لیے کہ وہ اللہ رب العزت کے نافرمان اور حد سے گزر گئے تھے۔“

۷۔ ﴿ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ ﴾ (سورۃ الانفال: ۵۵)

”یقیناً اللہ رب العزت کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر مخلوق وہ لوگ ہیں جنہوں

نے کفر (نظامِ حق کو ماننے سے انکار کر دیا) کیا، پھر وہ کسی طرح ایمان لانے والے نہیں۔“

۸۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهِ فَسُوفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقُوَّمٍ يُّجْبِهُمْ وَيُّحْبُّونَهُ أَذْلَلُهُ عَلَى النَّبِيِّنَ أَعْرَةً عَلَى الْكُفَّارِ إِنَّمَا يُجَاهُهُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخْافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتَيْهُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيهِمْ﴾ (سورۃ المائدہ: ۵۴)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے تو اللہ رب العزت اور بہت سے لوگ ایسے پیدا کر دیں گے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان کو محبوب ہوں گے۔ جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے اللہ رب العزت کے راستے میں (قیام دین و خلافت کے لیے) جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کا خوف نہیں کریں گے اس فضل و احسان سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ جسے چاہتے ہیں نوازتے ہیں وہ بے حد و سعت فرمانے والے اور حالات کا پورا علم رکھنے والے ہیں۔“

۹۔ ﴿ظَاهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ إِيمَانَ كَسَبَتْ أَيْمَانِ النَّاسِ لِيُنِيدُهُمْ بَعْضُ الَّذِينَ عَمِلُوا لَعَنَهُمْ يُرْجِعُونَ﴾ (سورۃ الروم: ۴۱)

”خشکی اور تری (بجر و بر) میں فساد برپا ہو گیا۔ لوگوں کی اپنے ہاتھوں کی کمائی سے (نظامِ باطل میں اپنی کرتو توں کی وجہ سے) جس کے نتیجہ میں ان کو نافرمانیوں کا مزہ چکھا یا جا رہا ہے تاکہ وہ پلٹ آئیں (دینِ حق، نظامِ اسلام کی طرف)۔“

۱۰۔ ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَيْ أُمَّةٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَآخَذْنَهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَاءِ لَعَاهُمْ يَتَضَرَّعُونَ فَلَوْلَا لَآذْ جَاءَهُمْ بِأَسْنَانَ تَضْرِعُوا وَلَكِنْ قَسْتَ قُلُوبَهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَلَمَّا آتَيْنَاهُمْ مَا ذَرَوْا بِهِ فَتَحَنَّا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فِرَحُوا بِهَا أُوتُوا أَخْذَنَهُمْ بِعَتَةٍ فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ قُطْعَ دَاءِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (سورۃ الانعام: ۴۲ تا ۴۵)

”تم میں سے بہت سی قوموں کی طرف ہم نے رسول یحییٰ اور ان قوموں کو مصائب و آلام میں مبتلا کیا۔ تاکہ وہ عاجزی کے ساتھ ہمارے سامنے مجھکیں۔ پس جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو کیوں نہ انہوں نے عاجزی اختیار کی؟ مگر ان کے دل تو اور سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کو طمیان دلا یا کہ جو کچھ تم کر رہے ہو، خوب کر رہے ہو۔ پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو، جو انہیں کی گئی تھی بھلا دیا تو ہم نے ہر طرح کی خوشحالیوں کے دروازے ان کے لیے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جب وہ ان بخششوں میں جوانہیں عطا کی گئی تھیں خوب مگن ہو گئے۔ تو اچانکہ ہم نے انہیں کپڑلیا۔ اور اب حال یہ تھا کہ وہ ہر چیز سے ما یوس تھے۔ اس طرح ان لوگوں کی جڑ کاٹ کر رکھ دی گئی جنہوں نے ظلم کیا تھا (نظامِ باطل میں

رہ کر)۔ اور تعریف صرف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ (جو حکم الحکمین ہیں)۔“

۱۱۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَلِيلِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمُ شَرُّ الْبَرِّيَّةِ﴾ (سورۃ البینہ: ۶)

”اہل کتاب اور مشرک لوگوں (باطل پرستوں) میں سے جنہوں نے کفر (قرآن و دین حق کا انکار) کیا، وہ (اللہ رب العزت کے نزدیک) بدترین لوگ (خالق) ہیں جو ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہیں گے۔“

خلاصہ! درج بالا آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ.....

۱۔ مغضوب لوگ کون ہیں؟ وہ لوگ جن کو اللہ رب العزت نے دین حق (قرآن، دین اسلام، نظام خلافت) عنایت کیا۔ لیکن وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے دین حق سے مخفف ہو گئے (انکار کر دیا)۔ اور انہوں نے نظام حق (دین اسلام، دین رحمت،) کا راستہ چھوڑ کر نظام باطل (محرومی و شقاوی کا راستہ) اختیار کر لیا اور ان پر اللہ رب العزت کا غصب ٹوٹ پڑا۔ ذلت و رسوانی ان کے مقدار میں لکھ دی گئی۔ اور وہ قومیں دنیا ہی میں ذلیل و خوار کر کے عذاب میں بیتلہ کر دی گئیں۔ مثلاً بی اسرائیل، عاد اور ثمود وغیرہ۔۔۔ اور جیسے آج ہم ہیں ہم نے بھی اپنے دین (اسلام، نظام خلافت) کو چھوڑا ہوا ہے اور وہ مغضوب قومیں ہم پر مسلط ہیں۔

۲۔ ضالین (گمراہ) لوگ کون؟ ایسے لوگ جو صراط مستقیم یا دین حق کو پا ہی نہ سکے۔ اس لیے ادھر ادھر ہجھکتے رہے اور اپنا خود سامنہ دین، آئین، آئین، راستہ اختیار کر کے گمراہ ہو گئے اور دین حق (اسلام) کی رحمتوں و فلاح و سعادت سے محروم رہے۔

اس لیے ہم اس آیت مبارکہ کو پڑھ کر اللہ رب العزت سے یہ دعا مانگتے ہیں کہ۔۔۔ ہمیں مغضوب علیہ اور ضالین (گمراہ) لوگوں کے دین، نظام، آئین، راستہ، راہ سے بچائیں۔۔۔ آئین۔

اسی لیے اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ.....

﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ إِبَادِيْهُمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَّا قَلِيلًا﴾

﴿فَوَيْلٌ لَّهُمْ مَمَّا كُتِبَتْ أَيْدِيْهُمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مَمَّا يَسْبُوْنَ﴾ (آل بقرہ: ۷۹)

”ویل (تباهی و بر بادی دنیا میں، جہنم کی بدترین وادی آخرت میں) ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھ لی (قرآن کے مقابلہ میں اپنا آئین، قوانین بنالیے)۔ پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے (یعنی قرآن کی طرح مقدس یا اسلامی ہے)۔ محض اپنے تھوڑے سے فائدے (معاوٹ) کی خاطر، ویل (تباهی و جہنم) ہے۔ ان کے لیے جنہوں نے

(قرآن کے مقابلہ میں یہ آئین، قانون) اپنے ہاتھوں سے لکھا اور ویل (تبائی و جنم) ہے جنہوں نے یہ کمائی کی (یہ کام کیا)۔“

نوت! جیسے آج ہم نے قرآن کو چھوڑ کر (دوسری مغضوب و گراہ قوموں کی نقل کرتے ہوئے) اپنا آئین، قوانین بنایا ہوا ہے اور اس کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا اسلامی آئین کہتے ہیں۔ (یعنی اسے مقدس گائے سمجھتے ہیں)۔



خلاصہ سورۃ الفاتحہ

اعوذ باللّٰهِ مِن الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 ترجمہ! ”یا اللہ رب العزت! میں آپ کی پناہ، حفاظت مانگتا ہوں شیاطین من الجُنَوْنِ وَ انس سے، ان کے
 وسوسوں سے، ان کی پھوٹکوں سے اور ان کے جادو سے۔“

إِسْمَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ! یا اللہ رب رحمان، آپ کے پاک ناموں کا واسطہ ہے۔ آپ نے ہم پر کمالِ مہربانی سے بہت سے انعامات،
 احسانات اور فضائل بخشے ہیں۔ ویسے ہم پر رحم و کرم کرتے ہوئے اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لیں، اور دینِ رحمت عنایت
 فرمائیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ①

ترجمہ! یا اللہ سبحانہ و تعالیٰ! ہم نے آپ کو: الہ، حاکم، معبود اور اپنا رب تسلیم کیا ہے اور آپ کے دیے ہوئے دین
 اسلام کو قبول کیا ہے اور اس دین باطل (نظام باطل) میں شامل نہیں ہیں جو معاشرے (دنیا) میں چل رہا ہے اور ہم اس بات
 سے غافل نہیں ہیں کہ آپ ہمارے رب العزت (حاکم اعلیٰ) ہیں۔

بِلِّ اَنَّمَانِ الشَّاهِدِينَ وَ شَاكِرِينَ وَمَا اَنَّمَانِ الْمُشْرِكِينَ .

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ②

ترجمہ! یا رب رحمن! ہم آپ کے دیے ہوئے انعامات، احسانات اور فضائل کا اقرار کرتے ہوئے۔ آپ سے آپ
 کے رحم و کرم کی اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے دینِ رحمت سے بھی نوازیں، اور دامنِ رحمت میں ڈھانپ لیں۔

مَلِيكُ يَوْمِ الدِّينِ ③

ترجمہ! یا اللہ رب العزت آپ ہی روزِ جزا و سزا (قیامت کے دن) کے مالک ہیں۔ لہذا اس دن کی کچڑ سے ہمیں
 بچائیں۔

وَ لَا تَخْزُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا تَخْزُنِي يَوْمَ الدِّينِ .

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ④

ترجمہ! اے ہمارے اللہ رب العزت! ہم آپ ہی کی عبادت (حاکمیت، دین، نظام خلافت قائم) کرنا چاہتے ہیں۔

اور آپ ہی کی استعانت چاہتے ہیں (یعنی آپ ہماری مدد فرمائیں، ہمیں ہمت و توفیق اور طلاقت عنایت فرمائیں)..... کہ آپ کے دین (حاکمیت) کو قائم کر دیں۔ لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

إِنَّا لِلنَّاسِ بِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ^⑤

ترجمہ! اے ہمارے اللہ رب العزت! آپ ہماری راہنمائی فرمائیں کہ ہم کس طرح آپ کی عبادت (حاکمیت، خلافت، دین اسلام کو قائم) کریں۔

صِرَاطًا الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ^٦

ترجمہ! اے ہمارے اللہ رب العزت! آپ ہماری اسی طرح راہنمائی فرمائیں جس طرح آپ نے انبیاء کرام، محمد ﷺ، خلفائے راشدین، صدیقین، شهداء، متقین اور صاحبوں کی راہنمائی فرمائی۔ اور اسی طرح اپنے دین کا انعام ہم پر بھی فرماؤیں۔ جس طرح آپ نے ان پر انعام فرمایا۔ آمین۔

عَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالُّونَ^٧

ترجمہ: اے اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ ہمیں مغضوب اور گمراہ لوگوں کے دین، نظام، آئین، راہ اور راستے سے بچا لیں۔ اور اپنی حفاظت میں لے لیں۔ آمین

ہم تو مائل ہے کرم ہیں ، کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھائیں کسے ، راہر و منزل ہی نہیں

